یوم وفات امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ھادی و مھدی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

رجب المرجب کے

کونڈوں کی حقیقت

- 22 رجب المرجب کے کونڈے اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند
- 22 رجب المرجب کے کونڈے اور محققین علماء بریلویہ
- 22 رجب المرجب کے کونڈے شیعہ کی نظر

کونڈوں کی رسم شیعہ کی ایجاد کردہ ہے
اس دن خوشی منانا شیعہ روافض کا پسندیدہ عمل ہے
اس دن امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نہ پیدائش نہ وفات ہے
بلکہ پردہ پوشی کے لیے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا نام استعمال کیا گیا

رجب المرجب کے کونڈوں کی حقیقت

اسلامی سال کے ماہ رجب المرجب میں پاکستان ، ہند ، ایران ، بنگلہ دیش وغیرہ میں ایک رسم بد جس کی بنیاد ایک جھوٹے اِفسانے

لکڑہارے کی کہانی **امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے**

پر رکھی گئی۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے 22 رجب کو مٹی کے مخصوص برتن میں میٹھی چیز بنا کر کھائی، کھلائی اور بانٹی جاتی ہے۔

اس رسم بد کی بنیاد دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم و اہل بیت رضی اللہ عنہم نے اپنے خبث باطن اور خناسیت کی وجہ سے رکھی 22 رجب کو امیر المومنین و المسلمین ساڑھے چونسٹھ لاکھ مربع میل پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے عظیم المرتبت صحابی امیر بر و بحر سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ہے جس پر مسلمان اور شعیہ کا اتفاق ہے۔

اور ظاہر یہ کیا کہ ہم یہ سب امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے کر رہے ہیں حالانکہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نا تو یہ پیدائش کا دن ہے اور نا ہی وفات کا شیعہ تو اپنے دین کے موافقت کی وجہ سے تقیہ (منافقت، جھوٹ، فریب) کی وجہ سے اور مسلمانوں کے ڈر سے چھپ کر رات کے اندھیرے میں کرتے تھے مگر ایک مخصوص گروہ جن کو اہلسنت والجماعت غلامان صحابہ رضی اللہ عنہم

رجب المرجب کے کونڈوں کی حقیقت

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے وہ گروہ شدید نفرت کرتا ہے اس بنیاد پر اس نے یعنی اگر یہ اس کو بدعت کہیں گے تو ہم اسکو ایصال ثواب کے خوبصورت نام سے عام کریں گئے اور اسے مسلمانوں کی پہچان بنانا شروع کر دیا اپنی جہالت کی بنا پر کہ جو اس رسم بد میں شریک نہیں ہو وہ بد مذہب ہے۔

مگر کچھ حق پرست افراد جب انہوں نے شیعہ کے اس تقیہ بازی پر مطلع ہوئے تو وہ اس رسم بد کو بغض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہنے پر مجبور ہو گئے

اللہ رب العزت ہم سب کو عشق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نصیب فرمائے آمین ثم آمین

سب سے پہلے اب ہم خود شیعہ روافض کے گھر سے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش اور وفات کی تاریخ دیکھاتے ہیں تاکہ اس رسم بد کی حقیقت سامنے آسکے۔

چودہ ستارے از سید نجم الحسن کراروی

تاریخ پیدائش : 12 ربیع الاول 83 ھ مطابق 702 ء

وفات : 15 شوال 148 ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تو اپنے ایک جام پہ نازاں ہے ساقیا	چودہ پلانے والے ہیں پرواہ ہے مجھ کو کیا
بتلاتے دیتا ہوں تجھے میخانوں کا پتہ	بطحا و کاظمین و خراسان و سامرا

خورشید مدعا مرا، برج شرف میں ہے
اک کربلا میں اک مرا ساقی نجف میں ہے

۱۴ چودہ ستارے

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے

حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ، فخر العلما حضرت مولینا مولوی سید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی واعظ
ناظم اعلیٰ پاکستان شیعہ مجلس علما خطیب شیعہ پشاور (پاکستان)

حسب فرمائش
منیجر شیعہ جنرل بک ایجنسی، انصاف پریس ریلوے روڈ۔ لاہور

اس درجہ نقل علوم کیا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ آپ کا آوازہ علم تمام امصار و دیار میں پھیلا ہوا ہے (صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۰) ملّا جامی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے علوم کا احاطہ فہم و ادراک سے بلند ہے (شواہد النبوت صفحہ ۱۸۰)

آپ کی ولادت باسعادت

آپ بتاریخ ۱۷ ربیع الاوّل ۸۳ھ مطابق ۷۰۲ء یوم دوشنبہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ (ارشاد مفید فارسی صفحہ ۴۱۳۔ اعلام الوریٰ صفحہ ۱۵۹۔ جامع عباسی صفحہ ۶۰ وغیرہ۔ آپ کی ولادت کی تاریخ کو خداوند عالم نے بڑی عزت دے رکھی ہے۔ احادیث میں ہے کہ اس تاریخ کو روزہ رکھنا ایک سال کے روزہ کے برابر ہے۔ ولادت کے بعد ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا یہ فرزند ان چند مخصوص افراد میں سے ہے جن کے وجود سے خدا نے بندوں پر احسان فرمایا ہے اور یہی میرے بعد میرا جانشین ہوگا (جنات الخلود صفحہ ۲۷) علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ جب آپ بطن مادر میں تھے تب کلام فرمایا کرتے تھے۔ ولادت کے بعد آپ نے کلمہ شہادتین زبان پر جاری فرمایا۔ آپ ناف بریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے ہیں (جلاء العیون صفحہ ۲۶۵)

اسم گرامی، کنیت، القاب

آپ کا اسم گرامی جعفر، آپ کی کنیت ابوعبداللہ، ابواسمٰعیل اور آپ کے القاب صادق، صابر، فاضل طاہر وغیرہ تھے علامہ مجلسی رقم طراز ہیں کہ آنحضرت نے اپنی ظاہری زندگی میں حضرت جعفر بن محمد کو لقب صادق سے موسوم و ملقب فرمایا تھا اور اس کی وجہ بظاہر یہ تھی کہ اہل آسمان کے نزدیک آپ کا لقب پہلے ہی سے "صادق" تھا (جلاء العیون صفحہ ۲۶۴) علامہ ابن خلکان کا کہنا ہے کہ صدق مقال کی وجہ سے آپ کے نام نامی کا جزو "صادق" قرار پایا ہے (وفیات الاعیان جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

"جعفر" کے متعلق علماء کا بیان ہے کہ جنت میں جعفر نامی ایک شیریں نہر ہے اسی کی مناسبت سے آپ کا یہ اسم گرامی رکھا گیا چونکہ آپ کا فیض عام نہر جاری کی طرح تھا۔ اسی لیے اس نام سے موسوم ہوئے (ارجح المطالب صفحہ ۳۶۱ بحوالہ تذکرہ خواص الامت)

امام اہل اسلام علامہ وحید الزمان حیدر آبادی تحریر فرماتے ہیں۔ جعفر، چھوٹی نہر یا بڑا واسع (کشادہ) امام جعفر صادقؑ مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ اور فقیہہ اور حافظ تھے۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے شیخ (حدیث میں) اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہہ ہوگیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اور یحییٰ ابن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں "فی نفسی منہ شئی و مجالد احب الی منہ"

... ابن رسول اللہ - آپ رات کے وقت
کیوں تشریف لائے ہیں - آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھے گرفتار کر کے منگوایا ہے - اب کہتا ہے کیوں آئے ہو؟ اس نے کہا - معاذ اللہ - کہیں یہ بھی ہو سکتا ہے آپ تشریف لے جائیں اور قیام گاہ میں آرام فرمائیں - آپ واپس چلے گئے - وہاں سے مدینہ تشریف لے گئے - امام علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد ان لوگوں سے پوچھا گیا کہ تم نے خلاف ورزی کیوں کی اور انہیں قتل کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو وہ امام زمانہ ہے جو ہماری شب و روز خبر گیری کرتا اور ہمیشہ ہماری اپنے بچوں کی طرح پرورش کرتا ہے - یہ سن کر منصور ڈر گیا اور اسے خیال ہوا کہ کہیں یہ لوگ مجھ سے اس کا بدلہ نہ لینے لگیں - اس لئے انہیں رات ہی میں روانہ کر دیا "ختم قتل با السم" پھر آپ کو زہر سے شہید کرا دیا (دمعہ ساکبہ صفحہ ۴۸۱ جلد ۲ طبع نجف) علامہ اربلی کا کہنا ہے کہ آپ کو قید خانہ میں زہر دیا گیا تھا (کشف الغمہ صفحہ ۱۰۰) روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کئی مرتبہ زہر دیا گیا (حیات القلوب صفحہ ۲۸) بالآخر آپ اس آخری زہر سے شہید ہو گئے جو انگور کے ذریعہ سے دیا گیا تھا (جلاء العیون صفحہ ۲۶۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت

علماء فریقین کا اتفاق ہے کہ بتاریخ ۱۵ شوال ۱۴۸ھ بعمر ۶۵ سال آپ نے اس دار فانی

سے بطرف ملک جاودانی رحلت فرمائی ہے (ارشاد مفید صفحہ ۴۱۳ - اعلام الوری صفحہ ۱۵۹ - نور الابصار صفحہ ۱۳۳ - مطالب السئول صفحہ ۲۷۷ - یوم وفات دوشنبہ تھا اور مقام دفن جنت البقیع)

علامہ ابن حجر علامہ سبط ابن جوزی علامہ شبلنجی، علامہ ابن طلحہ شافعی تحریر طراز ہیں کہ "مات مسموما فی ایام المنصور" منصور کے زمانہ میں آپ زہر سے شہید ہوئے ہیں - صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۱ - تذکرہ خواص الامت، نور الابصار صفحہ ۱۳۳ - ارجح المطالب صفحہ ۴۵۰ -

علماء اہل تشیع کا اتفاق ہے کہ آپ کو منصور دوانقی نے زہر سے شہید کرایا تھا ا... نماز حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑھائی ہے - علامہ کلینی اور علامہ مجلسی کا ارشاد ہے کہ آپ کو نہایت قیمتی کفن دیا گیا اور آپ کے مقام وفات پر ہر شب چراغ جلایا جاتا رہا - کتاب کافی و جلاء العیون مجلسی صفحہ ۲۶۹)

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
PH. 7211795

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۸ ہشتم

No.................. Date..........
ation.................. Status..........
D.D. Class..................
NAJAFI BOOK LIBRARY

بحار الانوار

مُلّا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن اِمداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت اِمام جعفر صادق علیہ السّلام

محفوظ بُک ایجنسی
اِمام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون: ۴۲۴۲۸۶

قیمت :

(۴) تاریخِ ولادت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت باسعادت مدینۂ منورہ میں ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ بروز جمعہ وقتِ طلوعِ فجر ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بروز دوشنبہ ہوئی۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ۸۶ھ میں ہوئی۔
(روضۃ الواعظین ص ۲۵۳، مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۳۹۹)

اب رہ گیا آپؑ کی عمر کا سوال، تو آپؑ کی وفات ۱۴۸ھ کے اندر عہدِ منصور دوانیقی میں ہوئی، اِس حساب سے آپ کی عمر ۶۳ سال ہوتی ہے اور لبظاہر یہی ہے اِس کے علاوہ آپ کی عمر اور بھی بتائی جاتی ہے۔ آپ کی قبر مدینۂ منورہ کے اندر بقیع میں ہے۔ یہ وہ قبرستان ہے جس کے اندر آپ کے پدرِ بزرگوار، آپؑ کے جدِّ نامدار اور چچا دفن ہیں۔

حافظ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ آپ کی والدۂ گرامی اُمِ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں، جو اسماء بنتِ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی بیٹی تھیں۔ آپؑ ۸۰ھ (جس سال وبا پھیلی تھی) میں پیدا ہوئے اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

• محمد بن سعید کا بیان ہے کہ جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے خروج کیا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مدینہ چھوڑ کر اپنی جاگیر فرع چلے گئے (تاکہ لوگ اس میں آپ کو ملوث نہ کریں) اور وہیں مقیم رہے یہانتک کہ محمد قتل کر دیے گئے۔ اُن کے قتل کے بعد جب ہر طرف امن وسکون ہوگیا تو مدینہ واپس آ گئے۔ پھر وہیں رہے یہانتک کہ ۱۴۸ھ میں آپ نے ابوجعفر منصور دوانیقی کے عہدِ خلافت میں وفات پائی، اُس وقت آپؑ کا سن اکہتر (۷۱) سال کا تھا۔

• ابنِ خشاب نے محمد بن سنان سے اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ جس وقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے وفات پائی تو اس وقت آپؑ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۸ سال کی تھی اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ آپؑ کی ولادت ۸۳ھ میں ہوئی تھی۔ آپؑ اپنے جدِّ نامدار حضرت علی ابن الحسینؑ علیہ السلام کے ساتھ بارہ سال اور چند دن رہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ اپنے جدّ کے ساتھ پندرہ سال رہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات اُس وقت ہوئی جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام چونتیس (۳۴) سال کے تھے۔ دونوں میں سے ایک روایت کے بموجب۔ اپنے پدرِ بزرگوار کے بعد آپ چونتیس (۳۴) سال زندہ رہے۔ لہٰذا دونوں میں سے ایک روایت کے بموجب آپؑ کی عمر ۶۵ سال اور دوسری روایت کے بموجب ۶۸ سال ہوئی یہ زارع کا بیان ہے لیکن پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ آپ کی والدہ امِ فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں۔ (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۴۱۵)
(اعلام الوریٰ ص ۲۶۲)

⑤ ـــــ روایات بابت ولادت وشہادت

حضرت امام ابوعبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور ماہِ شوال ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ ۶۵ سال حیات پائی، بقیع میں دفن کیے گئے۔ آپ کی والدۂ محترمہ اُمِ فروہ بنتِ قاسم بن محمد تھیں جو اسماء بنتِ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی بیٹی تھیں۔ (الکافی جلد ۱ صفحہ ۴۷۲)

• ـــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو مدینۂ منورہ میں تولد ہوئے اور ماہ شوال میں (اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف رجب بروز دوشنبہ) ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا، اُس وقت آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ کی والدۂ محترمہ اُمِ فروہ بنتِ قاسم بن محمد تھیں۔ جعفی کا قول ہے کہ ان کا نام فاطمہ اور کُنیت اُمِ فروہ تھی۔

(دروس شہید علیہ الرحمہ کتاب المزار صفحہ ۱۴۵)

• ـــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۸۳ھ میں تولد ہوئے۔ مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا اُس وقت آپ کی عمر ۶۸ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ دورِ منصور دوانیقی میں زہر سے شہید کیے گئے اور تاریخِ غفاری میں ہے کہ آپ کی تاریخِ ولادت ۱۷ ربیع الاول ہے۔ (فصول المہمہ صفحہ ۲۰۸ - ۲۱۲)

• ـــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بروز دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت عہدِ عبدالملک بن مروان میں ہوئی، اور بروز دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ میں انگور کے اندر زہر پیوست کرکے آپ کو دیا گیا جس سے آپ نے وفات پائی۔ (مصباحِ کفعمی صفحہ ۵۲۳)

⑥ ـــــ جائے دفن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ماہِ شوال ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا، ۶۵ سال کی عمر پائی، بقیع میں اپنے پدرِ بزرگوار اور اپنے جدِّ نامدار حضرت امام حسن علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ آپ کی والدۂ محترمہ جناب اُمِ فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں۔ آپ کا دورِ امامت ۳۴ سال رہا۔ (الارشاد شیخ مفیدؒ صفحہ ۲۸۹)

حیات القلوب اردو جلد 8 از ملا باقر مجلسی
تاریخ پیدائش : 17 ربیع الاول 83ھ (نصف رجب المرجب)
وفات : ماہ شوال 148ھ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ” نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے “۔

(سنن ابي داود / کتاب اللباس / حدیث : 4031)

کونڈوں کی حقیقت کیا

اہلسنت و الجماعت دیوبند کا موقف

کونڈوں کی رسم بد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں شروع کی گئی جب یہ شروع ہوئی اہلسنت کے غلبہ کی وجہ سے اسے خفیہ رکھا گیا۔

فقیہہ العصر حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
احسن الفتاوی جلد اول 367، 368

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
خیر الفتاوی جلد اول 572

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ
کفایت المفتی جلد اول 253

فقیہہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ
فتاوی محمودیہ جلد سوم 281، 282

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
مدظلہ العالی
اصلاحی خطبات جلد اول 54

حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری

کتاب النوازل جلد اول 518 تا 524

حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امروہوی

نجم الفتاوی جلد اول صفحہ 178 ، 179

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

فتاوی عثمانی جلد اول صفحہ 126

حضرت مولانا مفتی ابو صہیب نثار عفی عنہ

منتخب فتاوی جلد اول صفحہ 136 ، 137

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی صاحب

فتاوی دارالعلوم دیوبند وقف جلد اول 330

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

فتاوی محمودیہ جلد نمبر 11 صفحہ 206

حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب

فتاوی دینیہ جلد اول 230 ، 231

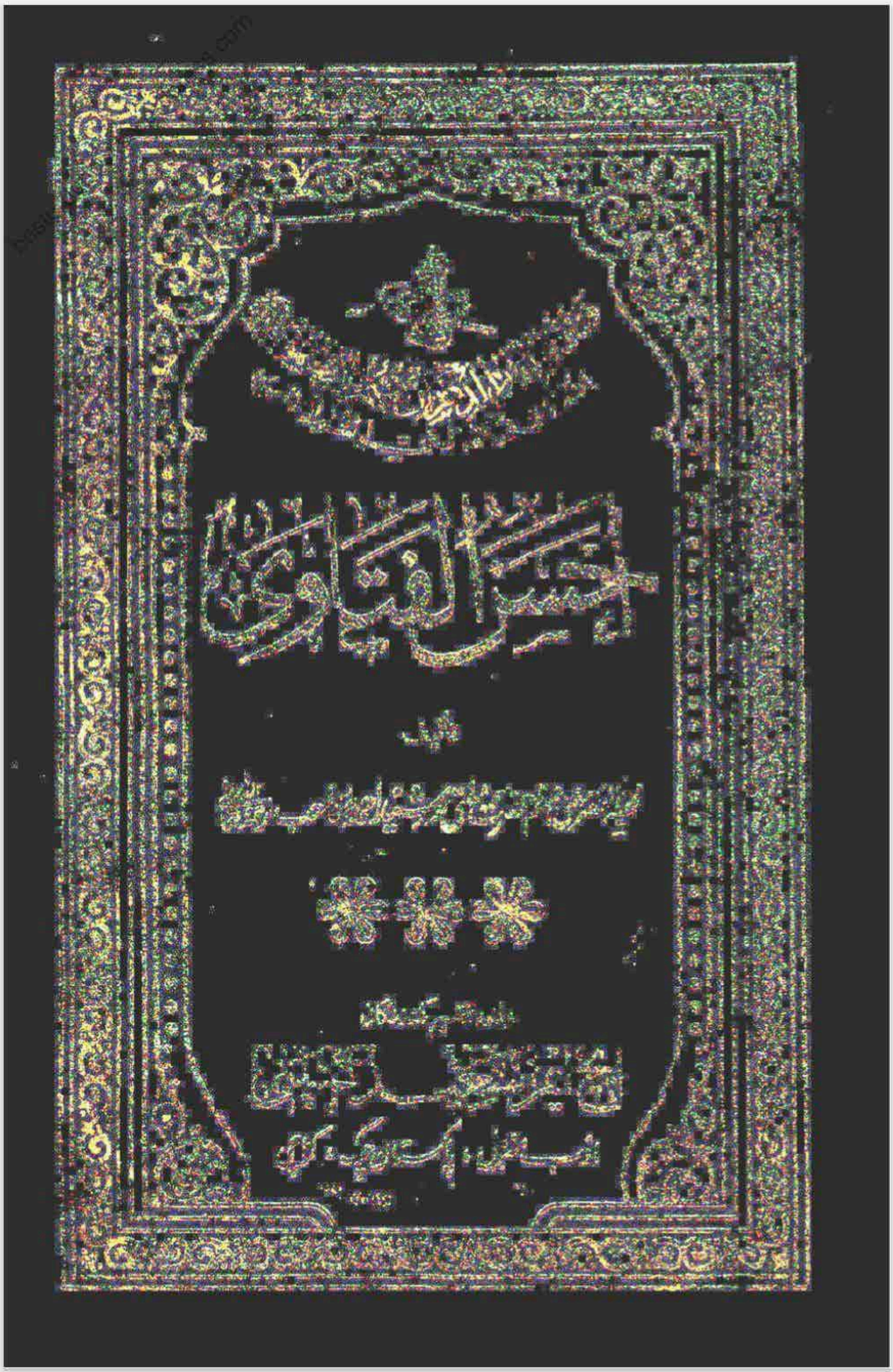

بسم الله الرحمن الرحيم

فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

وغیرات کردئے۔ مگر عقیقہ میں قربانی اور عقیقہ کے سوا ذبح بہ جانور کا ذبح کرنا ثابت نہیں، یہ غلط عقیدہ اچھے اچھے دیندار لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے اس لئے علماء پر لازم ہے کہ اس کی اصلاح پر خاص توجہ دیں اور مدارس دینیہ میں اس قسم کے جو بکرے دیئے جاتے ہیں ان کو ہرگز قبول نہ کریں، علماء کی چشم پوشی اور ایسے بکروں کو قبول کرلینے سے اس گمراہی کی تائید ہوتی ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ ذی الحجہ سنہ ۸۶ ھ

کونڈوں کی حقیقت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ۲۲ رجب کو کونڈا کرنے کی رسم کا کیا حکم ہے؟ اور شریعت میں اس کی کیا اصل ہے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

کونڈوں کی مروج رسم دشمنانِ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اظہارِ مسرت کے لئے ایجاد کی ہے۔ ۲۲ رجب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وفات ہے۔ (طبری۔ استیعاب) ۲۲ رجب کو حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ اس میں ان کی ولادت ہوئی نہ وفات، حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی ولادت ۸ رمضان ۸۰ھ یا ۸۳ھ کی ہے اور وفات شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کے لئے حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ورنہ درحقیقت یہ تقریب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

جسوقت یہ رسم ایجاد ہوئی شیعہ مسلمانوں سے مغلوب و خائف تھے، اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی علانیہ تقسیم نہ کی جائے تاکہ راز فاش نہ ہو بلکہ دشمنانِ حضرت معاویہ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاں جاکر اسی جگہ یہ شیرینی کھالیں جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی و مسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ جب اسکا چرچا ہوا تو اس کو حضرت جعفر صادق کی طرف منسوب کرکے یہ تہمت ان پر لگائی کہ انھوں نے خود اس تاریخ کو اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے حالانکہ یہ سب منگھڑت ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ایسی رسم نہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کرکے اس سے بچانے کی کوشش کریں۔ فقط واللہ الهادی الی سبیل الرشاد

۲۰ رجب سنہ ۸۷ ہجری

اذان سے قبل درود شریف پڑھنا

سوال: ہماری مسجد میں بیس سال سے نماز ہوتی ہے الحمد للہ کسی قسم کا جھگڑا وغیرہ

خیر الفتاوی

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی خیر محمد صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

و دیگر مفتیان خیر المدارس کے

علمی و تحقیقی فتاوی کا منتخب مجموعہ

مرتبہ

مولانا مفتی محمد انور صاحب زید مجدہم

مکتبہ امدادیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

العصر ويصلي بالناس المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ثم يدخل في بيتي فيصلي ركعتين الحديث مسلم۔ ابوداؤد

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ " النفائس المرغوبہ والصحائف المرفوعہ " مؤلفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ۔ اس میں حضرت رہ نے دلائل واضحہ کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ یہ اجتماعی دعا، بدعت ہے۔ اور اس پر وقت کے تمام جید اکابر علماء کرام کی تصدیقات بھی ہیں۔

فان یکفیك ویشفیك ان شاء اللہ تعالیٰ۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح ؛ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان

رجب کے کونڈے بغض صحابہ رض کی دلیل ہیں

یہ جو ہر سال ۲۲ رجب کو کچھ لوگ اپنے گھروں میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو ایصالِ ثواب کے لئے کونڈوں کا ختم دلواتے ہیں۔ کیا ۲۲ رجب حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا یوم پیدائش یا وفات ہے یا کہ نہیں ؟ اور اس روز کو کونڈوں کا ختم کہاں سے جاری ہوا ؟

اگر بفرضِ محال ۲۲ رجب حضرت امام جعفر صادق رہ کا یوم پیدائش یا یوم وفات نہیں ہے لیکن لوگ تو ان کی روح کو ایصال ثواب کی خاطر ہی ختم دلواتے ہیں۔ کیا ایسی رسم کو بُرا کہنا جائز ہے یا کہ نہیں ؟

الجواب ۲۲ رجب نہ امام جعفر رحمہ اللہ کا یوم ولادت ہے نہ یوم وفات ہے۔ بلکہ یہ دن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یوم وفات ہے۔ (طبری۔ استیعاب)۔

اور یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ یہ رسم رافضیوں کی ایجاد کردہ ہے۔ تقیہ اور جھوٹ ان کا شعار خاص ہے۔ پہلے اس تاریخ کو علانیہ خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ جب سنیوں کا غلبہ ہوا تو عام تقسیم بند کردی اور گھروں میں پکا کر رکھ دیتے ہیں اور ایک دوسرے کو بلا کر کھلاتے ہیں۔ جب یہ متحقق ہوا کہ یہ رسم رافضیوں کی ایجاد ہے تو اس امر کی تحقیق کی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ کس سن میں ایجاد ہوئی اور موجد کون ہے۔ سنیوں کو ہرگز اس رسم میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ حتی الوسع اسے مٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس دن خیرات نیک مقصد کے تحت کرنی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ اس میں تشبہ بالروافض ہے نیز ان کے مکروہ ترین عمل کو تقویت دینا ہے۔ جس عمل کی بنیادی غرض ہی صحابیٔ رسول کی توہین ہو اور

مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنا ہو اسے رسم بد کہنے پر سوال کرنا تعجب ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح ؛ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

مُدلّل، مُکمّل

کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ

جلد اوّل

کتاب الایمان والکفر
کتاب العقائد

دار الاشاعت اردو بازار کراچی
فون : 021-2213768

چاہئے بلکہ اس فن کی تحصیل و تکمیل کے لئے سال بھر کوشش کرنا اور مشغولی کی صورت پیدا کرنا چاہئے۔(۵) انیس و دبیر و دیگر شعراء کے مرثیئے بہت مبالغہ آمیز ہیں۔ ان کا پڑھنا اور مجلسیں قائم کرنا اور سینہ کوبی کرنا یہ سب ناجائز اور مذموم اور تعلیم اسلام کے خلاف ہیں۔(۱) (۶) دس تاریخ کا روزہ مسنون ہے مگر اس کے ساتھ ۹ تاریخ کا روزہ بھی ملا کر دو روزے رکھنے چاہئیں۔ اگر ۹ کا روزہ نہ رکھ سکے تو ۱۰ اور ۱۱ کے روزے رکھ لے۔(۲) (۷) غریب آدمی اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اظہار محبت کثرت دعا اور عبادت بدنیہ کا ثواب پہنچانے کی صورت میں کر سکتا ہے۔ نوافل پڑھ کر روزہ رکھ کر تلاوت قرآن مجید کر کے ثواب پہنچا سکتا ہے (۸) یہ خیال کہ تعزیوں سے شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے غلط ہے۔ کسی غیر مشروع فعل سے اسلام کی شوکت نہیں ہو سکتی جو اعمال اسلامی کے خلاف ہیں وہ مفید شوکت نہیں ہو سکتے۔ واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفر لہ

جواب دیگر از رسومات محرم و رجب اور شب برات۔

(جواب ۲۵۷) جواب دیگر :۔ رجب کے کونڈوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے یہ گھڑی ہوئی باتیں ہیں جن کو ترک کر دینا چاہئے۔ تبارک پڑھنے اور پڑھوانے کا طریقہ بھی شریعت سے ثابت نہیں۔ یہ بھی لوگوں کا خود گھڑا ہوا طریقہ ہے۔ اسے بھی ترک کر دینا لازم ہے۔ شب برات کا حلوہ محرم کا کھچڑا، کونڈے اور تبارک، یہ کوئی شرعی چیز نہیں ہیں۔ ان کو شرعی سمجھ کر پکانا بنانا بدعت ہے۔(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

تعزیہ بنا کر جلوس نکالنا اور اس سے مرادیں مانگنا۔

(از اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) ہم لوگ حنفی ہیں اور شہر میں اور بھی حنفی کہلانے والے لوگ ہیں۔ مگر ان کا طرز عمل حنفیت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ تعزیہ بناتے ہیں اور نو تاریخ کو شب کے گیارہ بجے مرد و زن اکٹھے ہو کر تعزیہ کو گشت کرانے کے لئے لے جاتے ہیں۔ آگے آگے نقارے ڈھول وغیرہ بجاتے جاتے ہیں۔ پھر صبح کے پانچ چھ بجے اپنے مقام پر لاتے ہیں۔ اور دس تاریخ کو مقام مقررہ پر تعزیہ رکھا جاتا ہے اور روٹیاں چرونجی دانے وغیرہ

۱۔ "و سینہ کوبی و شق کردن پارچہ و نوحہ کردن و خاک بر سر انداختن موہا را منتشر ساختن وغیرہ امور از قبیل منہیات و ممنوعات است و در حدیث بر آنجملہ لعنت آمدہ است و در مجمع البرکات می آرد یکرہ للرجل تسوید الثیاب وتمزیقها التعزیة واما تسوید الخدود والایدی وشق الجیوب وخدش الوجوہ و نشر العشور ونثر التراب علی الرؤوس والضرب علی الصدر والفخذ وایقاد النار علی القبور فمن رسوم الجاهلية والباطل كذافى المضمرات" (مجموعۃ الفتاویٰ علی ہامش خلاصۃ الفتاویٰ : ۴/۳۴۵ ط امجدیہ)

۲۔ "قالوا يارسول الله انه يوم" يعظمه اليهود والنصارىٰ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا كان العام المقبل انشاء الله صمنا اليوم التاسع قال فلم يات العام المقبل حتى توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم" (مسلم : ج ۱ ص ۳۵۹ ط قديمي) قال فى ردالمختار : ويستحب ان يصوم يوم عاشوراء بصوم يوم قبله أويوم بعده ليكون مخالفاً لاهل الكتاب' '(ردالمحتار : ۲/۳۷۵ ط سعید)

۳۔ 'ومنها وضع الحدود والتزام الكيفيات، والهيئآت المعينة، والعبادات المعينة فى اوقات معينة لم يوجد لها ذلك التعيين فى الشريعة" (الاعتصام، ابواسحاق الشاطبی، الباب الاول فی تعریف البدع الخ۔ "۱/۳۹ ط دار الفکر بیروت لبنان)

فتاویٰ محمودیہ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

تبویب، تخریج اور تعلیق

زیرِ سرپرستی

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب زید مجدہم

زیرِ نگرانی

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

JAMIA FAROOQIA KARACHI

۲۲/رجب کے کونڈوں کی حقیقت

سوال[۹۴۹] : ۲۲/رجب کو بعض جگہ کونڈا کرنے کا بڑا رواج ہے اس میں جو جو رسمیں کی جاتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کونڈے کی اصلیت کیا ہے، کیا مسلمانان اہل سنت کو یہ رسم کرنی چاہئیے؟ امید کہ شریعت کے مطابق اس رسم کی اصلیت تفصیل سے بیان فرماکر مسلمانان اہل سنت والجماعت کی رہنمائی فرمائیں گے۔ بینوا توجروا۔

محمد حمید اللہ نعمانی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

کونڈوں کی مروجہ رسم مذہب اہل سنت والجماعت میں محض بے اصل، خلاف شرع اور بدعت ممنوعہ ہے کیونکہ بائیسویں رجب نہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ہے اور نہ تاریخ وفات، حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸/رمضان ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں ہوئی اور وفات شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی، پھر بائیسویں رجب کی تخصیص کیا ہے اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کیا خاص مناسبت ہے؟ ہاں بائیسویں رجب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وفات ہے (دیکھو تاریخ طبرانی ذکر وفات معاویہ)(۱)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کے لئے حضرت امام جعفر صادق کی طرف

(۱) "وحدثني عمر قال: حدثنا علي قال: بايع أهل الشام معاوية رضي الله عنه بالخلافة في سنة: ۳۷، في ذي القعدة ...... وسلم له الأمر سنة: ۴۱، لخمسٍ بقين من شهر ربيع الأول، فبايع الناس جميعاً معاوية رضي الله عنه، فقيل: عام الجماعة، ومات بدمشق سنة: ۶۰ھ، يوم الخميس لثمان بقين من رجب". =

منسوب کیا گیا، ورنہ درحقیقت یہ تقریب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی، اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی بطور حصہ علانیہ نہ تقسیم کی جائے تاکہ راز فاش نہ ہو بلکہ دشمنانِ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاں جاکر اسی جگہ یہ شیرینی کھالیں جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی ومسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں، جب کچھ اس کا چرچا ہوا تو اس کو حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے یہ تہمت امام موصوف پر لگائی کہ انہوں نے خود خاص اس تاریخ میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے حالانکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ لہٰذا برادران اہل سنت کو اس رسم سے بہت دور رہنا چاہئیے، نہ خود اس رسم کو بجالائیں اور نہ اس میں شرکت کریں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

رجب کی روٹی

اصلاحی خطبات

جلد ۱

- عقل کا دائرہ کار
- ماہِ رجب
- نیک کام میں دیر نہ کیجئے
- سفارش شریعت کی نظر میں
- آزادیٔ نسواں کا فریب
- روزہ ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟
- دین کی حقیقت
- بدعت ایک سنگین گناہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

غزالی

بھی روزہ رکھنا چاہتا ہے تو رکھ لے، اس کی ممانعت نہیں، لیکن اس کی زیادہ فضیلت سمجھ کر، اس کو سنت سمجھ کر، اس کو زیادہ مستحب اور زیادہ اجر وثواب کا موجب سمجھ کر اس دن روزہ رکھنا، یا اس رات میں جاگنا درست نہیں، بلکہ بدعت ہے۔

کونڈوں کی حقیقت

شب معراج کی تو پھر بھی کچھ اصل ہے کہ اس رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اعلیٰ مقام پر تشریف لے گئے تھے، لیکن اس سے بھی زیادہ آج کل معاشرے میں فرض وواجب کے درجے میں جو چیز پھیل گئی ہے وہ کونڈے ہیں، اگر آج کسی نے کونڈے نہیں کئے تو وہ مسلمان ہی نہیں، نماز پڑھے یا نہ پڑھے، روزے رکھے یا نہ رکھے، گناہوں سے بچے یا نہ بچے، لیکن کونڈے ضرور کرے۔ اور اگر کوئی شخص نہ کرے یا کرنے والوں کو منع کرے تو اس پر لعنت اور ملامت کی جاتی ہے۔ خدا جانے یہ کونڈے کہاں سے نکل آئے؟ نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں، نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے، نہ تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ سے نہ تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ سے اور نہ بزرگان دین سے، کہیں سے اس کی کوئی اصل ثابت نہیں، اور اس کو اتنا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ گھر میں دین کا کوئی دوسرا کام ہو یا نہ ہو، لیکن کونڈے ضرور ہوں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ذرا مزہ اور لذت آتی ہے، اور ہماری قوم لذت اور مزہ کی خوگر ہے، کوئی میلہ ٹھیلہ ہونا چاہئے، اور کوئی حظ نفس کا سامان ہونا چاہے۔ اور ہوتا یہ ہے کہ جناب! پوریاں پک رہی ہیں، حلوہ پک رہا ہے، اور ادھر سے ادھر جارہی ہیں، اور ادھر سے ادھر آرہی ہیں اور ایک میلہ لگا ہوا ہے، تو چونکہ یہ بڑے مزے کا کام ہے، اس واسطے شیطان نے اس میں مشغول کردیا کہ نماز پڑھو یا نہ پڑھو، وہ کوئی ضروری نہیں، مگر یہ کام ضرور ہونا چاہئے۔

www.besturdubooks.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول الله ﷺ:

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُّفَقِّهْهُ فِيْ الدِّيْنِ.

(صحيح البخاري ١/١٦ رقم: ٧١، صحيح مسلم ١/٣٣٣ رقم: ١٠٣٧)

كتابُ النَّوازِل

منتخب فتاویٰ: مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصورپوری

نائب مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

(جلدِاول)

عقائدوایمانیات، ردبدعات ورسومات

ترتیب وتحقیق:

(مفتی) محمد ابراہیم قاسمی غازی آبادی

ناشر

المركز العلمي للنشر والتحقيق

لال باغ مرادآباد

علی المراقي / باب في صفة الأذكار ٢٥٨)

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم. (سنن أبي داؤد، اللباس / باب في لبس الشهرة رقم: ٤٠٣١)

وفي الحديث: أن من كثر سواد قوم جریٰ عليه حكمهم في ظاهر عقوبات الدنيا. (سنن أبي داؤد، تحقيق: الأرنؤوط، أول كتاب المهدي ٣٤٧/٦ المكتبة الشاملة)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۴۱۶/۳/۱۹ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

۲۲؍رجب کو حضرت جعفر صادق کی ولادت کے نام سے کونڈے کرنا؟

سوال (۶۳): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ۲۲؍رجب المرجب کو کونڈے کی نیاز وفاتحہ خوانی ہوتی ہے یہ کہاں سے ثابت ہے؟ اور کس نے سب سے پہلے ایجاد کیا، اور کس ہجری سے امام جعفر صادق کے نام سے نیاز دینا شروع کیا، اور حضرت جعفر صادق کونسے امام ہیں؟ رجب المرجب میں ۵۰؍کلومعدہ کی روٹی بنا کر سب روٹی میں سورۃ پڑھی جاتی ہے یہ کہاں سے ثابت ہے؟ اور اسی سورۃ ''تبارک الذی'' کو کیوں خاص کیا گیا ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: کونڈے کی رسم قطعاً بے اصل خلافِ شرع اور بدعت ہے، ۲۲؍رجب نہ تو حضرت جعفر صادق کی تاریخ ولادت ہے اور نہ تاریخ وفات، آپ کی ولادت ۸؍رمضان ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں ہوئی اور آپ کی وفات شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی؛ بلکہ یہ تاریخ حضرت امیر معاویہ کی تاریخ وفات ہے، شیعوں نے اس دن خوشیاں منائی تھیں، اور جاہل سنیوں میں اسے رائج کرنے کے لئے اسے حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کردیا۔ (مستفاد: فتاویٰ محمودیہ ۱/۲۲۱)

www.besturdubooks.wordpress.com

اورمعدہ کی روٹی پرسورۂ "تبارک الذی" پڑھناوغیرہ سب جاہلانہ باتیں ہیں،ان کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

حدثني عمر قال: حدثني علي قال: بايع أهل الشام معاويةَ – إلى أن قال – مات بدمشق سنة ٦٠ يوم الخميس لثماني بقين من رجب. (تاريخ بن جرير طبري، ذكر وفاة معاوية ٦/١٨٠-١٨١، الإكمال في أسماء الرجال / فصل في الصحابة، حرف الميم ٦١٧/٢ بحواله: فتاوىٰ محموديه ٤٩٤/٥ ميرٹھ)

عن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم في خطبته......: إياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة. (مسند أحمد ١٢٦/٦، سنن أبي داؤد ٦٣٥/٢، سنن الترمذي ٩٦/٢، سنن ابن ماجة ٦/١) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۴۱۹/۸/۸ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

کونڈوں کی رسم شیعوں کی ایجاد کردہ بدعت ہے

سوال (۶۴): -کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: یہاں مرادآباد کے کچھ محلوں میں کونڈوں کا رواج ہے اور کچھ زیادہ ہی ہوتا جارہا ہے، کیا کونڈوں کی نیاز دینا جائز ہے یانہیں؟ اگراس کا کوئی ثبوت ہے تو مع حوالہ تحریر فرمائیں؟

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰه التوفيق: کونڈوں کی رسم شیعوں کی ایجاد کردہ بدعت ہے، ۲۲/رجب ۶۰ھ کو حضرت امیر معاویہؓ کی وفات ہوئی تھی۔ (تاریخ طبری ۲۶۱/۳)

چوں کہ شیعہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے دلی بغض رکھتے ہیں؛ اس لئے ان کی وفات پر خوشی کے اظہار کے لئے یہ رسم ایجاد کی گئی، اورمحض پردہ پوشی کے لئے ناواقف سنیوں کو

www.besturdubooks.wordpress.com

اپنے ساتھ لے کر یہ مشہور کردیا کہ یہ حضرت جعفر صادق کے ایصال ثواب کے لئے ہے، حالاں کہ حضرت جعفر صادق کی وفات یا ولادت رجب میں نہیں ہوئی؛ بلکہ ولادت رمضان ۸۰ھ اور وفات شوال ۱۴۸ھ میں ثابت ہے؛ اس لئے یہ رسم ہرگز جائز نہیں ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچنا اور دوسروں کو بچانا لازم ہے۔ (مستفاد: فتاوی محمودیہ ۵/۲۹۴ میرٹھ)

بـايع أهل الشام معاوية بالخلافة في سنة ٣٧هـ في ذى القعدة، ......ومات بدمشق سنة ١٦٠ يوم الخميس لثمان بقين من رجب. (تاريخ طبرى ٤/ ٢٣٩)

جعفر بن محمد صادق مات سنة ١٤٨هـ. (الكاشف ١/ ١٣٠، مستفاد: احسن الفتاوىٰ ١/٣٦٨)

عـن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم في خطبته......: إياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة. (مسند أحمد ١٢٦/٦، سنن أبي داؤد ٦٣٥/٢، سنن الترمذي ٩٦/٢، سنن ابن ماجة ٦/١) **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۴۲۰/۴/۷ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

رجب کے کونڈے سے ضیافت کرنا؟

سوال (۶۵): -کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ہم لوگ ایک شخص کے مہمان بنے، اس نے کوئی چیز کھانے کی ہمیں لاکر دی، ہم نے دیکھا کہ یہ رجب کے کونڈے لاکر دیئے ہیں اور وہ شخص مسلمان بھی ہے، دیوبندی بھی ہے؛ لیکن اس کے کسی بریلوی عزیز کے یہاں سے کونڈے آئے تھے، اس نے ہمیں لاکر دیدیئے، اب وضاحت طلب امر یہ ہے کہ کیا ہمیں یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ یہ رجب کے کونڈے ہیں ان کا کھانا کیسا ہے؟ اسی طرح اگر ہمیں معلوم نہ ہو تب بھی کھانا کیسا ہے؟ فقہ وحدیث کی روشنی میں باحوالہ مکمل ومدلل جواب سے نوازکر شکریہ کا موقع مرحمت فرمائیں؟

www.besturdubooks.wordpress.com

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: رجب کے کونڈے کرنا بدعت ہے، اگر کسی کے گھر کونڈے کا کھانا بھیجا جائے تو اسے قبول نہیں کرنا چاہئے؛ لیکن اگر کسی وجہ سے قبول کرلیا گیا تو اسے خود نہ کھائے؛ بلکہ فقراء کو تقسیم کردے، بریں بنا اگر آپ فقراء میں داخل ہوں تو مسئولہ صورت میں آپ کے لئے مذکورہ کھانا جائز ہے، ورنہ نہیں، خواہ پہلے سے اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ (مستفاد: کفایت المفتی ۹/۷۹)

عن العرباض بن سارية رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ذات يوم في خطبته...... : إياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة. (مسند أحمد ۱۲۶/٦، سنن أبي داؤد ٦۳٥/۲، سنن الترمذي ۹٦/۲، سنن ابن ماجة ٦/۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۴۲۶/۷/۲۴ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

۳۰/رجب کی نیاز (فاتحہ) دلانا؟

سوال (٦٦): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: کیا ۳۰/رجب المرجب کی نیاز یعنی فاتحہ درست ہے جس طرح عوام ''پوری'' بنا کر یا کسی میٹھی چیز پر نیاز دلاتے ہیں، اگر درست ہے تو اس کا طریقہ کیا ہونا چاہئے؟

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: تاریخ ومہینہ کے التزام کے بغیر نفس ایصال ثواب تو جائز ہے، لیکن تاریخ ومہینہ کے التزام کے ساتھ اور ایک خاص طریقہ پر فاتحہ دلانا اور نیاز دینا شریعت میں ثابت نہیں؛ بلکہ بے اصل اور بدعت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صحابہ کرام اور اکابر واسلاف صالحین رحمہم اللہ کسی سے یہ فاتحہ ثابت نہیں ہے۔ (مستفاد: فتاویٰ محمودیہ ۴۹۴/۵ میرٹھ)

والأصل فيه أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً أو صوماً أو

www.besturdubooks.wordpress.com

رجب کے کونڈے پوری کی دعوت میں شرکت کرنا؟

سوال (۶۸):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: اگر کوئی پڑوسی یا قریبی رشتہ دار ہماری کونڈوں کی پوریوں کی دعوت کرے یا ہمارے یہاں وہ پوریاں بھیجے، تو ہم ان کا کیا کریں؟ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کھا سکتے تو کسی غریب یا مسکین کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز محض رزق سمجھ کر بغیر رسم وعقیدے کے ان کا کھانا اور بنانا کیسا ہے؟

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وبالله التوفيق: کونڈے کی دعوت میں شرکت کرنا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، اور اگر کونڈے کی پوریاں کسی کے گھر بھیجی جائیں، تو انہیں بلا تردد واپس کردیں، اسے ہرگز قبول نہ کریں، کسی غریب مسکین کو بھی دینے کی ضرورت نہیں ہے؛ اس لئے کہ اس سے ایک بدعت کی حوصلہ افزائی ہوگی، اور متعینہ تاریخ میں جہاں یہ شبہ ہو کہ کونڈا سمجھ لیا جائے گا، گھر میں پوریاں بنانے سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔

﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ۱]

فيعم النهي كل ما هو من مقولة الظلم والمعاصي ويندرج فيه النهي عن

www.besturdubooks.wordpress.com

التعاون على الاعتداء والانتقام. عن ابن عباس رضي الله عنهما وأبي العالية رضي الله عنه أنهما فسرا الإثم بترك ما أمرهم به وارتكاب ما نهاهم عنه، والعدوان بمجاوزة ما حده سبحانه وتعالىٰ لعباده في دينهم وفرضه عليهم في أنفسهم. (روح المعاني زكريا ٤/٨٥)

أخبرتني عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد. (صحيح مسلم ۲/۷۷)

قال النوويؒ: فإنه صريح في رد كل البدع والمخترعات. (شرح النووي على مسلم ۲/۷۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۴۳۳/۵/۱۹ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

فَاسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ الاية

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ الاية

نجم الفتاویٰ

جلد اوّل

کتاب الایمان والعقائد

ایمان وعقائد کے مختلف شعبوں سے متعلق تقریباً
پانچ سو اہم فتاویٰ جات کا مدلل ومفصل مجموعہ

تالیف

شیخ الحدیث مفتی سیّد نجم الحسن امروھوی دامت برکاتہم

مہتمم ورئیس دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

جدید ترتیب وتبویب

مفتی وقار احمد

استاذ جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن (نارتھ کراچی)

(۱۸۹) ۲۲ویں رجب کے کونڈوں کی حیثیت

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ۲۲ویں رجب کے کونڈوں کا آج کل عام رواج ہے اور اس

sturdubooks.wordpress.com

میں طرح طرح کی رسومات اور خرافات ہوتی ہیں۔ کیا شرعاً یہ رسم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا سلف سے یہ ثابت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ...... ۲۲ویں رجب کے کونڈے اور اس طرح کی دوسری خرافات شرعاً عدم ثبوت کی وجہ سے ناجائز ہیں۔ دراصل یہ صحابہ کے ساتھ بغض کی علامت ہے کہ ابتداء میں روافض نے اسے ایجاد کیا کیونکہ اس دن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ اس خوشی میں رافضیوں نے کونڈوں کو ایجاد کیا اور ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں یہ رائج ہوگئے لہٰذا ان سے از حد اجتناب کی ضرورت ہے۔

لمافي المشكوة (صـ۲۷): عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من احدث في امرنا هذا ماليس منه فهو رد .... وعن جابر رض قال قال رسول الله ﷺ امابعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد ﷺ وشرالامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة.

وفي البداية والنهاية (۸/ ۱۴۵): بعد ذكر احوال معاوية .... ولاخلاف انه توفي بدمشق في رجب سنة ستين فقال جماعة: ليلة الخميس للنصف من رجب سنة ستين وقيل ليلة الخميس لثمان بقين من رجب سنة ستين.

(۱۹۰) رمضان میں ختم قرآن پر دعا کرنا

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ رمضان المبارک میں ختم قرآن کے بعد اجتماعی یا انفرادی طور پر دعا کرنا کیسا ہے؟ براہ کرم تفصیل سے جواب دیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ...... ختم قرآن کے بعد اجتماعی اور انفرادی دعا کرنا مستحسن عمل ہے اور رمضان المبارک چونکہ نزول رحمت کا مہینہ ہے جبکہ ختم قرآن کا موقع بھی نزول رحمت وبرکت کا ہے لہٰذا اس موقع پر بلانیت التزام اجتماعی یا انفرادی دعا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن عمل ہے۔

لمافي القرآن الكريم (سورة المؤمن: ۶۰): وقال ربكم ادعوني استجب لكم.

وفي المصنف لابن ابي شيبة (۱۵/ ۴۷۱): عن انس انه كان اذا ختم جمع اهله.

وفيه ايضاً: عن عبدالرحمن بن الاسود قال يذكر انه يصلي عليه اذا ختم.

وفيه ايضاً: عن الحكم قال كان مجاهد وعبدة بن ابي لبابة وناس يعرضون المصاحف فلما كان اليوم الذي ارادوا ان يختموا ارسلو اليّ وإلى سلمة بن كهيل فقالوا انا كنا نعرض المصاحف فاردنا ان نختم اليوم فأحببنا ان تشهدونا انه كان يقال: اذا ختم القرآن نزلت رحمة عند خاتمته او: حضرت الرحمة عند خاتمته

تقریباً سینتیس سال پر مشتمل فتاویٰ کا مجموعہ

فتاویٰ عثمانی

جلد اول

کتاب الایمان والعقائد تا ختم کتاب الجنائز

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ترتیب و تخریج

مولانا محمد زبیر حق نواز

مکتبہ معارف القرآن کراچی

sturdubooks.wordpress.com

کرنے کا گناہ تو نہ ہوگا، لیکن اِسراف اور تشبہ بالکفار کا گناہ پھر بھی ہوگا، لہٰذا یہ ناجائز ہے۔[1]

واللہ اعلم

۱۳۹۷/۸/۲۹ھ

(فتویٰ نمبر ۲۸/۸۸۶ ج)

ختمِ گیارھویں اور کونڈے کا حکم

سوال:- ختمِ گیارھویں اور کونڈے کا کیا حکم ہے؟ اور مُردوں کو ایصالِ ثواب کے لئے کیا کیا جائے؟

جواب:- گیارھویں اور کونڈے وغیرہ کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں، یہ بدعتیں ہیں جن کا اصل شرع میں وجود نہیں، ان میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔ مُردوں کو ایصالِ ثواب کی نیت سے صدقہ، خیرات ہر وقت کیا جاسکتا ہے۔

واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۳۹۱/۲/۲۵ھ

(فتویٰ نمبر ۲۲/۲۹۳ الف)

الجواب صحیح

محمد رفیع عثمانی عفی عنہ

***

(۱) دیکھئے حوالہ سابقہ ص:۱۰۲ حاشیہ نمبر۱۔

فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ :

تو تم لوگ اہل ذکر سے پوچھ لو، اگر تم خود نہیں جانتے ہو۔ (النحل 43)

ایمانیات وعقائد سے متعلق اکابر علماء کرام کے فتاوی سے

ماخوذ 187 سوالات کا مدلل مجموعہ!

منتخب فتاوی

ایمانیات، عقائد، بدعات ورسومات

جمع وترتیب؛

مفتی ابوصہیب نثار عفی عنہ

۶۳۵/۲ ،سنن الترمذي ۹۶/۲ ،سنن ابن ماجة ۶/۱)فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲/رجب کو حضرت جعفر صادق (رض) کی ولادت کے نام سے کونڈے کرنا؟

سوال(:118)؛-

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ۲۲ :/رجب المرجب کو کونڈے کی نیاز وفاتحہ خوانی ہوتی ہے یہ کہاں سے ثابت ہے؟ اور کس نے سب سے پہلے ایجاد کیا، اور کس ہجری سے امام جعفر صادق کے نام سے نیاز دینا شروع کیا، اور حضرت جعفر صادق کونسے امام ہیں؟ رجب المرجب میں ۵۰/کلو معدہ کی روٹی بنا کر سب روٹی میں سورۃ پڑھی جاتی ہے یہ کہاں سے ثابت ہے؟ اور اسی سورۃ "تبارک الذی" کو کیوں خاص کیا گیا ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ الجواب و باللہ التوفیق:

کونڈے کی رسم قطعاً بے اصل خلافِ شرع اور بدعت ہے، ۲۲/رجب نہ تو حضرت جعفر صادق کی تاریخ ولادت ہے اور نہ تاریخ وفات، آپ کی ولادت ۸/رمضان ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں ہوئی اور آپ کی وفات شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی؛ بلکہ یہ تاریخ حضرت امیر معاویہ کی تاریخ وفات ہے، شیعوں نے اس دن خوشیاں منائی تھیں، اور جاہل سنیوں میں اسے رائج کرنے کے لئے اسے حضرت جعفر صادق ؒ کی طرف منسوب کر دیا۔(مستفاد :فتاویٰ محمودیہ ۲۲۱/۱)

اور معدہ کی روٹی پر سورۃ "تبارك الذى" پڑھنا وغیرہ سب جاہلانہ باتیں ہیں، ان کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

حدثني عمر قال :حدثني علي قال :بايع أهل الشام معاويةَ -إلى أن قال- مات بدمشق سنة ۶۰ يوم الخميس لثماني بقين من رجب۔(تاريخ بن جرير طبري، ذكر وفاة معاوية ۱۸۱/۶ -۱۸۰ ،الإكمال في أسماء الرجال /فصل في الصحابة، حرف الميم ۶۱۷/۲ بحواله :فتاوىٰ محموديه ۴۹۴/۵ ميرٹھ)

عن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم في خطبته... :إياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة۔(مسند أحمد ۱۲۶/۶ ،سنن أبي داؤد ۶۳۵/۲ ،سنن الترمذي ۹۶/۲ ،سنن ابن ماجة ۶/۱)فقط والله تعالیٰ اعلم

مَن يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيرًا يُفَقِّههُ فِي الدِّينِ

فتاویٰ دار العُلوم وقف دیوبند

حسبِ ہدایت

حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم دار العلوم وقف دیوبند

زیرِ نگرانی

مولانا ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی صاحب
نائب مہتمم و ڈائریکٹر حجۃ الاسلام اکیڈمی دار العلوم وقف دیوبند

ترتیب

لجنۃ ترتیب الفتاویٰ

جلد اوّل

باب الایمان، باب العقائد
باب البدعات والرسوم

ناشر
حجۃ الاسلام اکیڈمی
دار العلوم وقف دیوبند

فصل ثالث

نذرونیاز سے متعلق رسومات

فاتحہ پڑھنا، نیاز کرنا، کونڈے بھرنا:

(۲۷) **سوال**: کھانے پر فاتحہ وغیرہ پڑھنا اور نیاز کرنا اور کونڈے وغیرہ بھرنا جائز ہے یا نہیں؟

فقط: والسلام

المستفتی: محمد شریف، کیرانہ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: مروجہ فاتحہ خوانی، نیاز اور کونڈے وغیرہ بھرنا بدعت ہے اور ناجائز امور ہیں۔[1]

فقط: واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد احسان غفرلہ

نائب مفتی دارالعلوم وقف دیوبند

(۱۴۲۰/۱/۱۰ھ)

الجواب صحیح:

خورشید عالم

مفتی دارالعلوم وقف دیوبند

پیر کے نام پر بچے کے بال نہ کٹوانا:

(۲۸) **سوال**: بعض ایسی جگہوں پر جہاں دینی تعلیم نہیں ہے وہاں پر لوگوں نے یہ دستور بنا رکھا ہے کہ بچوں کے سر کے بال نہیں کاٹتے اور کسی بزرگ کے نام پر بچوں کے سر پر چوٹی رکھتے ہیں اور پھر کچھ مدت کے بعد اس بچہ کو مزار پر لے جا کر خوشیاں مناتے ہیں اور تعلق داروں اور رشتہ داروں

---

(۱) تعیین فاتحہ بر شیرینی از طعام دریں شبہات از احادیث وروایات کتب معتبرہ ثابت نہ شدہ۔ (مأۃ مسائل: ص: ۱۰۸)

يكره اتخاذ الدعوة لقرأة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة سورة الأنعام والإخلاص. (ابن عابدين، الدر المختار مع رد المحتار، "كتاب الصلاة: باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت": ج ۳، ص: ۱۴۸)

فتاویٰ مفتی محمود

جلد یازدہم

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

www.besturdubooks.wordpress.com

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کونڈے دینا بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین اس رسم کے بارہ میں جو آج کل لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے اور مسمی ہے امام جعفر صادق کا کونڈا۔ اس میں صرف اتنا ہوتا ہے کہ کوئی چیز پکا کر غریبوں مسکینوں کو کھلائی جاتی ہے اور بعض

www.besturdubooks.wordpress.com

لوگ کھانے کے اوپر کپڑا چھپا دیتے ہیں اور کھانے والوں کو کہہ دیا جاتا ہے کہ کپڑا ڈال کر اوپر پڑا رہے اندر سے کھاتے رہو یعنی ظاہر نہ کرو کیا اس فعل کا کوئی ثبوت ہے۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں یا تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ میں ہوا ہو یا ائمہ کے زمانہ میں ہوا ہو یا کسی سے ثابت ہو اور اس کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالقرآن توجروا عند الرحمٰن یوم القیامۃ

﴿ج﴾

یہ رسم بدعت سیئہ ہے۔ اس ہیئت کذائیہ سے خیرات کرنا صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں نہ تھا نہ ہی کسی حدیث میں منقول ہے اس لیے اس کا ترک کر دینا لازم ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

تعارفی کارڈ کے لیے تصویر کھنچوانا

﴿س﴾

فتاوی دینیہ

جلد اول

حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب
شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ حسینیہ راندیر

ناشر
مہتمم حضرت مولانا محمود شبیر صاحب راندیری
جامعہ حسینہ، راندیر، سورت، گجرات، انڈیا
Phone: 0261 2763303
Fax: 0261 2766327

ہو، لیکن ظاہری طور پر وہ شک کو پیدا کرنے والی ہونے کی وجہ سے اس کا کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿۱۹۲﴾ رجب کے کونڈے بھرنا بدعت ہے

سوال: کچھ جگہوں پر رجب کی ۲۲/تاریخ کو ''رجب کے کونڈے'' بھرے جاتے ہیں، جو لوگ کونڈے بھرتے ہیں وہ اس عقیدہ سے بھرتے ہیں کہ یہ حضرت جعفرؓ کے کونڈے ہیں، اور اس طرح پکا کر کھلانے سے پورا سال سکھ چین (اطمینان) سے گذرے گا، اور روزی میں اضافہ ہوگا۔ رجب کے کونڈے میں کھیر (شیر)، پوری، شیرینی اور سبزی پکائی جاتی ہے، جہاں تک امام جعفرؒ کی فاتحہ خوانی نہ ہو جائے وہاں تک وہ پکی ہوئی چیزیں نہیں کھائی جاتی،

نیز کھانے کے لئے جو دستر خوان بچھایا گیا ہو اسی پر کھانا ضروری ہوتا ہے، اور ایک برتن میں (جس میں پانی بھرا ہوا ہوتا ہے) سب کو ہاتھ دھونا ضروری ہوتا ہے، کھانا اس دستر خوان سے باہر نہیں لے جا سکتے، اور جو کھانا بچ جائے اسے (شام کو ٦ سے ۷ کے درمیان) پانی میں، ندی میں یا تالاب میں بہا دیا جاتا ہے، اور حیض والی عورتیں وہ کھانا نہیں بنا سکتی اور کھا بھی نہیں سکتی، ایسا اعتقاد لوگوں کا ہے۔

تو پوچھنا یہ ہے کہ یہ رسم اسلامی نظریہ سے کیسی ہے؟ حضرت جعفرؒ کا مختصر تعارف تحریر فرما کر رجب کے کونڈے کی کوئی اصل ہو تو بتانے کی مہربانی فرمائیں۔

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً...... رجب کے کونڈے کے بارے میں جو عقیدہ لکھا گیا ہے وہ جملہ اسلامی اصولوں کے خلاف ہے، اور ایسا کھانا کھانا جو اللہ کے علاوہ دوسرے کسی بھی شخص پر چڑھایا گیا ہو ناجائز اور حرام ہے۔ رجب کے کونڈے کی کوئی حقیقت قرآن و حدیث اور فقہ کی کتابوں میں نہیں ہے۔ بطن پرست اور حریص لوگوں نے کھیر کھانے کے لئے بنائی ہوئی رسم ہے۔ یہ رسم اصل شیعہ لوگوں کی ہے جو ہمارے یہاں بھی مروج ہوگئی ہے۔

رجب المرجب کے کونڈوں کی حقیقت

اہل سنت و الجماعت دیوبند مسلک کا موقف تو آپ کے سامنے ہے۔
اب ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مدح کہنے والے مگر نفرت کی بنیاد پر کونڈوں کو جائز کہنے والے حضرات کو خود ان کے گھر سے چند تحقیقات پیش کرتے ہیں۔
ان حضرات کی جنہوں نے جب باقاعدہ آزادانہ تحقیق کی اور شیعہ کتب کے مطالعہ کہ بعد یہ کہنے پر مجبور ہو گے کہ یہ رسم امیرالمومنین صحابی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بغض میں شروع کی گئی شیعہ نے وفات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوشی میں کونڈوں کی شروعات کی ہاں جب کرتوت کھلی تو اسے امام صادق رحمۃاللہ علیہ کی طرف منسوب کر دیا۔
ہم صرف دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ رب العزت ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سچا عشق نصیب فرمائے اور مسلکی تعصب سے ہٹ کر حق کے ساتھ کھڑا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

بقول شاعر

اپنے من میں ڈوب کے پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا، تو نہ بن، اپنا تو بن

محقق الاسلام حضرت علامہ محمد علی نقشبندی صاحب

دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ جلد دوم صفحہ 489 تا 505

اس کتاب پر مندرجہ ذیل علمائے کرام نے تقریضات لکھیں اسکی تائید و توثیق کی

کونڈوں کی حقیقت پر حضرت کا پورا تحقیقی مضمون قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں

امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف سید محمود احمد رضوی

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا علامہ غلام رسول فیصل آباد

مفسر قرآن شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی

مناظر اسلام مولانا عبدالتواب صدیقی اچھروی

پیر طریقت حضرت علامہ الہی بخش لاہور

شیخ العرب والعجم علامہ فضل الرحمن صاحب مدینہ منورہ

پیر طریقت راہبر شریعت قبلہ سید محمد باقر علی شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف گوجرانوالہ

حافظ حکیم مفتی شفقات احمد مجددی نقشبندی کیلانی

مناقب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صفحہ 169 تا 173

یاد رہے کہ یہ کتاب مشہور معروف مذہبی سکالر مسلک بریلوی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کی زیر سرپرستی لکھی گئی ہے

حکیم انیس احمد صدیقی حنفی مجددی ولی اللہی

خادم درگاہ حضرت مولانا شاہ محمد عاشق پھلتی

کونڈوں کی حقیقت

پیرزادہ ابرار محمد خطیب جامع دارالحق صدر تنظیم الائمہ لاہور خانقاہ عالیہ صابریہ وچشتیہ

مولانا محمود الحسن بدایونی

کونڈوں کی حقیقت متفقہ فتاوی جات مختصر سکین

علامہ مفتی جلال الدین امجدی

فتاوی فقیہ ملت جلد دوم 265، 266

https://ataunnabi.blogspot.in

دشمنانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا علمی محاسبہ

جلد دوم

مصنف

محققِ اسلام علامہ محمد علی نقشبندی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ حسینیہ
جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور
0344-4203415

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

امام جعفر صادق کے کونڈوں کے فریب میں امیر معاویہ رضؓ کے وصال کی خوشی

دشمنان امیر معاویہ رضؓ نے آج تک جتنے الزامات اور بہتانات امیر معاویہؓ کی ذات پر کیے جو ہماری نظر سے گزرے تو ہم نے ان سب کو دلائل کی روشنی میں ثابت کر دیا۔ کہ وہ سب مکروفریب کے پلندے ہیں۔ تو آخر میں یہ خیال آیا کہ امام جعفر رضؓ کے کونڈوں میں جو شیعہ لوگ امیر معاویہ رضؓ کے وصال کی خوشی مناتے ہیں۔ اور لعن طعن کرتے ہیں اسی فریب کو بھی واضح کر دینا بہت ضروری ہے۔

(۱) معاندین اسلام اور دشمنان صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معتمد خاص اور کاتب وحی کے یوم وصال پر کونڈوں کے نام پر ایک رسم جاری کر رکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"۲۱ رجب کو بوقتِ شام میدہ شکر اور گھی دودھ ملا کر ٹکیاں پکائی جاتی ہیں اور اس پر امام جعفر صادق رضؓ کا فاتحہ ہوتا ہے۔ اور ۲۲ رجب کی صبح کو عزیز و اقارب کو بلا کر کھلائی جاتی ہیں یہ ٹکیاں باہر نکلنے نہیں پاتیں۔

مناظر اسلام مولانا عبدالشکور لکھنوی نے اپنے رسالہ "النجم لکھنو" اشاعت جمادی الاولیٰ ۱۳۴۸ھ میں لکھا۔

"ایک بدعت ابھی تھوڑے دنوں سے ہمارے اطراف میں شروع ہوئی ہے اور تین چار سال سے اس کا رواج یوماً فیوماً بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ بدعت کونڈوں کے نام سے مشہور ہے اس کے متعلق ایک فتوے بھی بصورت اشتہار تین سال سے

لکھنؤ میں شائع کیا جا رہا ہے" اسی دور کے ایک شیعہ عالم محمد باقر شمسی کا قول ہے کہ "لکھنؤ کے شیعوں میں ۲۲ رجب کے کونڈوں کا رواج بیس پچیس سال پہلے شروع ہوا تھا"۔

(رسالہ النجم لکھنؤ)

مندرجہ بالا اقتباسات سے عیاں ہے کہ نصف صدی پیشتر کونڈوں کی رسم لکھنؤ سے شروع ہوئی۔ اس کا نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثبوت ملتا ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ اسلام سے منقول ہے۔ ۲۲ رجب جو وفاتِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دن ہے اس دن تقیہ کی آڑ میں شیعہ خوشی مناتے ہیں کھمبوں کی طرح یہ رسم بڑھ رہی ہے۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۶ فروری ۱۹۹۰ء)

اب ہم امام جعفر کے کونڈوں کا پہلے اصل افسانہ جو مولوی محمود الحسن بدایونی نے کونڈوں کی کتاب میں لکھا ہے اس کو نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد اس کا جواب دیں گے۔ اصل افسانہ ملاحظہ فرمائیں۔

لکڑہارے کا افسانہ

یہ اس زمانے کی بات ہے جب کہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے۔ مدینہ منورہ میں ایک لکڑہارا رہتا تھا۔ جو بری طرح وہ کفاف اندک و عیال بسیار کے چکر میں پڑا ہوا تھا۔ یعنی اس کی اولاد بہت تھی اور کھانے کو تھوڑا۔ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانا اور بازار میں لے جا کر بیچنا بس یہی اس کا ایک ذریعہ معاش تھا۔ اس ذریعہ سے روز کے روز جو پیسے اس کو ملتے تنگی ترشی سے وہ انہی پیسوں میں اپنی گزر بسر کرتا تھا۔ اور اگر کسی دن لکڑیاں نہ ملتیں، یا نہ بکتیں تو اس دن سارے گھر کو فاقے میں رات بسر کرنا پڑتی تھی۔

https://ataunnabi.blogspot.in

اس طرح عسرت اور تنگدستی کی زندگی بسر کرتے جب ایک زمانہ گزر گیا تو مدینہ منورہ کی بود و باش سے لکڑ ہارے کی طبیعت اچاٹ ہوگئی۔ وہ دیس چھوڑ کر پردیس کو چلا گیا کہ شاید پردیس ہی میں پہنچ کر قسمت کی برگشتگی اور زمانے کی گردش سے نجات مل جائے۔ لیکن عسرت اور تنگدستی نے وہاں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ وہی جنگل سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر لانا اور پیٹ پالنا۔ جو دیس میں رہ کر اپنی زندگی کے بارہ سال گزار دیئے۔ پردیس میں رہ کر اسے گھر یاد آتا تھا، بچے یاد آتے تھے اور بیوی یاد آتی تھی۔ لیکن نہ کبھی پاس پیسہ ہوا کہ کچھ بچوں کو بھیجتا، اور نہ شرم اور ندامت نے اسے اس کی ہمت دی کہ گھر واپس آتا۔

ادھر جب گھر سے لکڑ ہارے کے لاپتہ ہو جانے پر گھر والوں کا کوئی سہارا نہ رہا تو لکڑ ہارے کی بیوی نے وزیر کے محل میں حاضری دے کر وزیر کی بیگم کے سامنے اپنا دکھ درد بیان کیا اور وزیر کی بیگم نے ترس کھا کر لکڑ ہارن کو اپنی خادمہ بنا لیا۔ اور گھر میں جھاڑو دینے کی خدمت اس کو سونپ دی اور اسی طرح اس کی اور اس کے بچوں کی گذر بسر کی ایک... اچھی صورت نکل آئی

۔ پھر لکڑ ہارے کی بیوی بچوں کو وزیر کے محل میں جب فراغت سے کھانے پینے کو ملا تو ان کی رگوں میں کچھ خون دوڑنے لگا اور بھوک سے مرجھائے چہروں پر کچھ رونق سی آنے لگی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ لکڑ ہارے کی بیوی وزیر کے محل کی ڈیوڑھی میں جھاڑو دے رہی تھی۔ اتنے میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا مع ساتھیوں کے اس طرف سے گزر ہوا۔ اور جب حضرت وزیر کی ڈیوڑھی کے پاس پہنچے تو ایک دم ڈیوڑھی کے سامنے کھڑے ہو گئے اور اپنے عقیدت مندوں سے پوچھنے لگے کہ یہ کون سا مہینہ ہے، اور چاند کی آج کون سی تاریخ ہے۔؟

for more books click on the link

https://ataunnabi.blogspot.in

عقیدت مندوں نے بصد ادب عرض کیا کہ یہ رجب کا مہینہ ہے۔ اور چاند کی بائیسویں تاریخ ہے۔

پھر پوچھا۔ "معلوم ہے تم کو کہ رجب کی بائیسویں تاریخ کی کیا فضیلت ہے؟"

عرض کیا۔ حضور ہی بہتر جانتے ہیں۔

ارشاد ہوا۔

سنو! اس تاریخ کی بڑی فضیلت ہے۔ اگر کوئی برگشتہ قسمت گردش روزگار سے کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہو یا رزق کی تنگی نے اسے دبا لیا ہو۔ یا اس کی کوئی اور حاجت پوری نہ ہو رہی ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ رجب کی ۲۲ر تاریخ کو نہا دھو کر عقیدت کے ساتھ میرے نام کے کونڈے بھرے یعنی بازار سے نئے کورے کونڈے خرید کر لائے اور انہیں گھی میں تلی ہوئی میٹھی خستہ پوریوں سے بھرے۔ پھر صاف چادر بچھا کر کونڈوں کو اس چادر پر رکھے اور پورے اعتقاد کے ساتھ میرا فاتحہ کرائے اور میرا ہی وسیلہ پکڑ کر خدا سے دعا کرے تو اس کی ہر مشکل رفع اور ہر حاجت دم کے دم میں پوری ہو جائے گی۔ اور اگر اس طرح کے عمل کے بعد بھی کسی کی مراد پوری نہ ہو تو وہ قیامت کے دن میرا دامن پکڑ سکتا ہے اور مجھ سے اس کی باز پرس کر سکتا ہے"

حضرت نے یہ سب کچھ ارشاد فرمایا اور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ وزیر کی ڈیوڑھی سے آگے بڑھ گئے۔

لکڑ بارے کی خستہ حال بیوی جو وزیر کے محل کی ڈیوڑھی میں جھاڑو دے رہی تھی۔ اس کو جب امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے گردش روزگار سے نجات حاصل کرنے کا یہ گُر معلوم ہوا تو اس کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی وہ سب کام کاج چھوڑ کر فوراً کونڈوں کے اہتمام میں مصروف ہو گئی اور نہا دھو کر

https://ataunnabi.blogspot.in

بڑی عقیدت کے ساتھ بتاسئے ہوئے طریقہ پر اس نے خستہ پوریوں کے کونڈے بھرے اور انہیں صاف چادر پر رکھ کر بڑی صدق دلی کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا فاتحہ کرایا اور دعا کی کہ اے خدا! حضرت امام جعفر کے صدقے میں میرے دکھ درد کر دے۔ میرا شوہر خیریت سے گھر آجائے۔ اور جب آئے تو اپنے ساتھ کچھ مال و دولت بھی لے کر آئے۔

اب ادھر کی سنو! لکڑہارا بارہ برس سے پردیس میں بڑی عسرت اور تنگ حالی کی زندگی گزار رہا تھا۔ لیکن حضرت امام کی کرامت دیکھئے کہ جیسے ہی مدینہ میں لکڑہارے کے دن پھرے۔ وہ ایک دن جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا تھا اچانک کلہاڑی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گری۔ کلہاڑی گرنے سے زمین پر جو دھماکہ ہوا اس سے لکڑہارے نے اندازہ لگایا کہ یہاں کی زمین شاید اندر سے کچھ خالی ہے اس نے زمین کھودنا شروع کی۔ ابھی زمین کھودتے زیادہ وقت نہ لگا تھا۔ کہ ایک بڑا شاہی دفینہ زمین سے برآمد ہوا۔ زر و جواہر، سونا چاندی، مال زیور اور بے شمار روپیہ پیسہ۔ غرض اس دفینہ سے ایک بڑا خزانہ لکڑہارے کے ہاتھ لگا۔ جس نے دم کے دم میں لکڑہارے کے دن پھیر دیئے۔ اور اس کی خستہ حال زندگی میں ایک تعمیری انقلاب پیدا کر دیا۔

لکڑہارے نے اس بے پایاں دفینہ پر قبضہ کر کے آہستہ آہستہ اپنی زندگی میں امیرانہ سدھار پیدا کیا۔ اب نوکر چاکر، باندی غلام، اونٹ خچر اور بہت سے گھوڑے اور امارت کا دوسرا وافر سامان اس کے پاس موجود تھا۔ یہ سارا ساز و سامان اور دفینہ سے نکلی ہوئی ساری دولت لے کر بڑے امیرانہ ٹھاٹھ اور بڑی رئیسانہ شان و شوکت کے ساتھ مدینہ منورہ اپنے مکان پر پہنچا۔ گھر پہنچ کر لکڑہارے نے وزیر کے محل کے پاس ہی اپنا ایک عالی شان مکان تعمیر کرایا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور بڑے ٹھاٹھ سے امیرانہ زندگی بسر کرنا شروع کر دی۔

لیکن وزیر کی بیگم کو لکڑ ہارے کے اس عظیم تعمیری انقلاب کی متعلق خبر نہ ہوئی اور نہ اسے اس بات کا پتہ چلا کہ اس کے محل کے پاس ہی لکڑ ہارے نے بھی اپنا شاندار مکان تعمیر کرا لیا ہے۔

ایک دن اتفاق سے وزیر کی بیگم جب اپنے محل کے بالا خانہ پر چڑھی تو اسے یہ دیکھ کر بڑا اچنبھا ہوا کہ اس کے محل کے پاس ہی جو ایک وسیع اور کشادہ زمین پڑی ہوئی تھی اس پر ایک تو تعمیر مکان کھڑا آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ اس نے خادماؤں سے پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ سب خادماؤں نے ایک زبان ہو کر عرض کیا حضور یہ اسی لکڑ ہارے کا مکان ہے جس کی بیوی کبھی آپ کے یہاں جاروب کشی کا کام کرتی تھی۔ لیکن خدا کی شان کہ آج اس کے بڑے ٹھاٹھ ہیں۔

بیگم نے اپنی ایک خواص سے کہا۔ تو لکڑ ہارے کی بیوی کو ذرا دیر کے لیے میرے پاس بلا لاؤ۔ تاکہ خستہ حال لکڑ ہارے کے اس حیرت انگیز تعمیری انقلاب کی کچھ حقیقت معلوم ہو۔ خواص گئی اور دم کے دم میں لکڑ ہارے کی بیوی کو بلا لائی۔ وزیر کی بیگم نے اس سے پوچھا۔ تم تو تنگدستی اور ناداری کا شکار تھیں۔ پھر تمہیں شاندار تموّل کس طرح حاصل ہو گیا؟۔

اس پر لکڑ ہارے کی بیوی نے حضرت امام کے ارشاد کے مطابق کونڈوں کے بھرنے اور ان کی برکت سے ایک بڑا دفینہ ہاتھ لگنے کی پوری داستان بیگم کے سامنے پیش کر دی۔

وزیر کی بیگم نے یہ سب کچھ سنا تو وہ مسکرائی اور کہا کہ تیری باتیں دل کو نہیں لگتیں۔ بھلا کونڈوں کا بھرنا بھی کوئی کارنامہ سا کارنامہ ہے جو آدمی کو ایک دم زمین سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا دے۔ مجھے تیری بات پر بالکل یقین نہیں

https://ataunnabi.blogspot.in

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تیرے شوہر نے رہزنی کر کے یا کہیں ڈاکہ ڈال کر یہ وافر دولت حاصل کی ہے۔

وزیر کی بیگم جب، کونڈوں کی فضیلت پر ایمان نہ لائی تو فوراً ہی اس پر اور اس کے شوہر پر ایک غیبی عتاب نازل ہوا۔ اس کا شوہر بادشاہ کا بڑا وزیر تھا اور بہت ہی منہ چڑھا وزیر تھا۔ چھوٹا وزیر دل ہی دل میں اس سے جلا کرتا تھا اور دن رات شاہی دربار میں اس کو نیچا دکھانے کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ موقع ہاتھ آیا تو اس نے موثر طریقہ پر بادشاہ کے کان بھرے اور رازداری کے ساتھ بادشاہ کے گوش گذار کیا کہ بڑا وزیر آپ کی حکومت کا بہت بڑا خائن ہے اس نے خیانت کے ذریعہ سرکار کی بہت بڑی دولت اپنے قبضے میں کر رکھی ہے یقین نہ آئے تو اس کے حساب کی جانچ کرا کر دیکھ لیا جائے۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ بڑے وزیر کے حساب کی فوراً جانچ کرائی جائے اور جب شاہی حکم سے وزیر کے حساب کی جانچ کرائی گئی تو شاہی خزانے کا لاکھوں کا غبن بڑے وزیر کی طرف نکلا۔ بادشاہ کو جلال آگیا۔ اس نے فوراً ہی بڑے وزیر کو وزارت کے عہدے سے معزول کیا۔ اور اس کی ساری جائیداد اور اس کا تمام مال و متاع ضبط کر کے اسے شہر بدر کر دیا۔

جو وزیر کل تک حکومت کے ہر سیاہ و سفید کا مالک تھا آج جب اس پر شاہی عتاب نازل ہوا تو سب کچھ چھوڑ کر اسے اپنی بیگم کے ساتھ پا پیادہ خالی ہاتھ اس حال میں شاہی حدود سے شہر بدر ہو جانا پڑا کہ زادِ راہ کے لیے ایک پیسہ بھی اس کی گرہ میں نہ تھا۔ صرف دو درہم کسی طرح بیگم کی جیب میں پڑے رہ گئے تھے راستے میں کسی جگہ خربوزے بکتے دیکھے تو بیگم نے ایک درہم دے کر ایک خربوزہ خرید لیا اور اسے ایک دستی میں باندھ لیا۔ کہ دم اشتہا بھوک کی شدت کچھ نہ کچھ نجات

for more books click on the link

https://ataunnabi.blogspot.in

حاصل کی جا سکے۔

جس دن وزیر کو شاہی حکم سے شہر بدر کیا گیا تھا۔ اسی دن بادشاہ کا شاہزادہ صبح سویرے شکار کو گیا تھا۔ لیکن جب شام تک شہزادہ شکار سے لوٹ کر واپس نہ آیا تو بادشاہ کو شہزادے کی طرف سے بڑی تشویش ہوئی۔

چھوٹے وزیر نے شاہی آداب بجالاتے ہوئے عرض کیا۔ "جہاں پناہ! شاہزادے صاحب جس راہ شکار کو گئے تھے اسی راہ معزول وزیر کو بھی جاتے دیکھا گیا ہے۔ نصیب دشمناں کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ میں وزیر صاحب انتقاماً شہزادے صاحب کو کوئی گزند پہنچا دیں۔ یہ سن کر بادشاہ نے بہت سے سواروں کو چاروں طرف دوڑایا کہ وزیر جہاں بھی ملے اُسے گرفتار کر کے لے آئیں۔ سوار گئے اور دم کے دم میں وزیر کو راستے سے گرفتار کر کے لے آئے۔ اور پابہ زنجیر بادشاہ کے حضور پیش کر دیا

وزیر کے ہاتھ میں رومال بندھا ہوا خربوزہ تھا۔ بادشاہ نے پوچھا، یہ ہاتھ میں کیا ہے؟ معزول وزیر نے عرض کیا، حضور یہ خربوزہ ہے۔ لیکن جب رومال کھول کر دیکھا گیا تو خربوزہ کی جگہ خون میں لتھڑا ہوا شہزادے کا سر تھا جسے دیکھ کر شاہی غم و غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ حکم ہوا دونوں کو جیل بھیج دیا جائے اور صبح سویرے ان کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔

معتوب وزیر اور اس کی بیگم، دونوں کے دونوں بصد ذلّت و خواری جب جیل پہنچے تو ان کا برا حال تھا۔ انتہا درجہ کی پریشانی کی حالت میں سرتاسر یاس کا عالم ان پر طاری تھا۔ اسی حال میں شکستہ خاطر وزیر نے غمزدہ بیگم سے کہا۔ معلوم نہیں اللہ کی جناب میں ہم سے وہ کون سی خطا سرزد ہوئی کہ جس کا خمیازہ اس بے پناہ مصیبت کی صورت میں ہمیں بھگتنا پڑا ہے کہ اچانک ہاتھ سے وزارت گئی۔ پھر ذلت کے ساتھ ہمیں شہر بدر کیا گیا۔ پھر پکڑ کر جیل میں ڈال دیا گیا۔ اور اب صبح ہوتے

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوتے ہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔

رومال میں بندھے خربوزے کا حیرت انگیز طور پر شہزادے کا سر بن جانا بھی اس بات کا پتہ دیتا ہے۔ کہ ضرور ہم سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہوا ہے۔ ورنہ کہاں خربوزہ اور کہاں شہزادے کا سر۔ اب ہمیں اور تمہیں دونوں کو اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے اور اپنی جس غلطی کا پتہ چلے اس سے فوراً توبہ کرنی چاہیئے اور اللہ سے معافی کی دعا مانگنی چاہیئے۔

بیگم نے کہا۔ جہاں تک یاد پڑتا ہے مجھ سے کوئی ایسا گناہ سرزد نہیں ہوا ہے کہ جس کا یہ عبرت ناک انجام سامنے آتا۔ لیکن ہاں کئی دن ہوئے میں نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈوں کے عقیدے پر ایمان لانے سے ضرور انکار کر دیا تھا۔ پھر بیگم نے لکڑہارے کی بیوی کے کونڈے بھرنے اور کونڈوں کی کرامت سے دم کے دم میں اس کے مالدار ہو جانے کی پوری داستان وزیر کو سنائی۔

وزیر نے بیگم کی زبان سے جب لکڑہارے کا یہ پورا قصہ سنا تو کہا بیگم تم نے حضرت امام کے قول کی تصدیق نہیں کی۔ اور حضرت کے بتائے ہوئے طریقہ پر کونڈے بھرنے کے عقیدے پر تم ایمان نہیں لائی۔ حقیقت میں یہی حضرت امام کی شان میں تمہاری بہت بڑی گستاخی تھی۔ اب میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسی گستاخی کا شاہی عتاب، کی صورت میں یہ سارا وبال ہم پر پڑا ہے۔ بیگم نے بھی اس بات پر یقین کیا۔ اور سچے دل سے عہد کیا کہ اگر اس بے پناہ مصیبت سے نجات ملی تو شاندار اہتمام کے ساتھ حضرت امام کے کونڈے ضرور بھروں گی۔ پھر دونوں کے دونوں حضرت امام کا وسیلہ پکڑ کر رات بھر خدا سے دعا کرتے رہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اب ادھر جیسے ہی بیگم نے بعد عقیدت کونڈے بھرنے کا عہد کیا ادھر ویسے ہی حالات نے اپنا رنگ بدلا۔ یعنی صبح ہوئی تو بادشاہ کا گم شدہ شہزادہ صحیح سلامت گھر واپس آ گیا۔ شہزادے کو دیکھ کر بادشاہ کو بہت بڑی خوشی ہوئی اور حیرت بھی۔ اس نے فوراً اسیرانِ جیل کو اپنے پاس طلب کیا۔ پھر رومال کھول کر دیکھا گیا تو اس میں سے شہزادے کے سر کی جگہ وہی خربوزہ برآمد ہوا جو ان مصیبت کے ماروں نے راہ چلتے خریدا تھا۔ بادشاہ نے معتوب وزیر سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے۔؟

وزیر نے کونڈوں کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد گرامی سے لے کر لکڑہارے کی پوری داستان تک ساری سرگزشت بادشاہ کے روبرو پیش کر دی۔ اور کہا۔ جہاں پناہ! حقیقت یہ ہے کہ میری بیوی نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو جھٹلایا تھا اور کونڈے بھرنے کے عقیدے سے اظہار بیزاری کیا تھا۔ اسی پاداش میں ہم دونوں کو ذلت و رسوائی کا یہ روزِ بد دیکھنا پڑا۔ ورنہ کہاں آپ کا یہ دیرینہ نمک خوار خادم اور کہاں خزانۂ عامرہ سے لاکھوں کی خیانت اور غبن کا ارتکاب اور کہاں خربوزہ اور کہاں شہزادۂ والاتبار کے دشمنوں کا سر۔

بادشاہ وزیر کی زبان سے یہ حالات سن کر بہت متاثر ہوا۔ اس نے اسی وقت وزارتِ اعلیٰ کا منصب عالی نئے سرے سے پھر بڑے وزیر کو سونپ دیا۔ اور تلافیٔ مافات کے طور پر ایک خلعت فاخرہ سے بھی اُسے نوازا۔ اور چھوٹا وزیر اسی وقت راندۂ دربار ہوا جس نے شرارت سے بڑے وزیر کے خلاف بے بنیاد لگائی۔ بھاگئی سے کام لیا تھا۔ اور لاکھوں کا غبن بڑے وزیر کے ذمہ نکالا تھا۔ اس کی ساری جائیداد ضبط کر لی گئی اور ہمیشہ

for more books click on the link

https://ataunnabi.blogspot.in

کے لیے اس کو ذلت کے ساتھ شہر بدر کر دیا گیا۔

پھر شاہی محل سے لے کر کاشانۂ وزیر تک بڑی دھوم دھام اور بڑے ہی شاہانہ اہتمام کے ساتھ کونڈے بھرنے کی رسم ادا کی گئی۔ اور پھر وزیر کی بیگم تو زندگی بھر بڑی عقیدت کے ساتھ ہر سال حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے بھرتی ہی رہی۔

تبصرہ

دو عدد تاریخی عبارات مذکورہ سے چند چیزیں محفوظ رکھیں

۱۔ یہ افسانہ اور من گھڑت قصہ آج سے تقریباً پون صدی پہلے کا ہے۔

۲۔ واقعہ میں جس لکڑہارے کو مرکزی کردار بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ وہ مدینہ منورہ کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔

۳۔ اس افسانے میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت بیان کی گئی ہے کہ جس پر عمل کرنے والے غنی بن جاتے ہیں۔

۴۔ لکڑہارے کو کونڈے بھرنے کا حکم پھر تعمیلِ حکم پر اس کی غربت کا خاتمہ اور بادشاہ کے انکار پر اس کی تباہی۔

۵۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ بروز جمعہ مدینہ منورہ میں ہوئی اور ۱۵ شوال ۱۴۸ھ کو مدینہ منورہ میں ہی وصال ہوا۔

۶۔ طویل دور میں کونڈے بھرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔

۷۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ہی وصال فرمایا۔ یہیں پیدا بھی ہوئے تھے۔ گویا آپ کی ساری زندگی مدینہ منورہ میں ہی بسر ہوئی۔

قارئین کرام! جب ہم کونڈے بھرنے والی افسانوی بات کے تانے بانے کو دیکھتے ہیں۔ تو اس کے گھڑنے والوں کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ لکڑہارے کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی کرامت کا ظہور مدینہ منورہ میں ہوا۔ اور وزیر کی بیوی نے تسلیم نہ کیا۔ تو سخت مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔

for more books click on the link

https://ataunnabi.blogspot.in

یہاں تک کہ وزارت سے وزیر کو معزول کر دیا اور پھر ان کا کچھ وقت انتہائی ذلت سے گزرا۔ اور جب انہوں نے سچے دل سے توبہ کی۔ اور کونڈے بھرے تو بادشاہ نے وزیر کو بحال کر دیا۔

اور اس کا مرتبہ و مقام بھی بڑھا دیا لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے دور میں مدینہ منورہ پر کسی بادشاہ کی حکومت تھی۔ حالانکہ یہ تاریخی حقیقت ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس سے آج تک وہاں کسی کی بادشاہت نہیں ہوئی۔ ہاں سعودی خاندان میں ملوکیت تھی۔ وہ بھی آج کل بزعم خویش خادم الحرمین بنے ہوئے ہیں۔ ان سے قبل خلافت تھی۔ تو جب بادشاہت تھی ہی نہیں۔ تو پھر لکڑہارے کو بادشاہت مل جانا اور وقت کے بادشاہ کی بادشاہت ختم ہو نا کیا فرضی قصہ نہیں بنتا؟ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ واقعی صاحب کرامت تھے لیکن ان کی کرامت کا تعلق من گھڑت قصہ سے جوڑنا کہاں کا انصاف ہے؟ پھر اس پر مزید حیرت یہ کہ اتنا اہم قصہ آج سے صرف پون صدی قبل وجود نہیں رکھتا۔ اس اس طویل عرصہ میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب واقعہ کن کن ذرائع اور وسائط سے ہم تک یہ پہنچا۔ ان کا کسی کتاب میں کوئی تذکرہ نہیں۔ واقعہ مذکورہ کی ان کڑیوں کو ملائیں۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسی شاطر نے اسے گھڑا ہے۔ اور چالاکی سے اس کو امام موصوف کی کرامت کے ساتھ منتھی کر کے قبولیت دلوائی۔ اس سلسلہ میں قارئین کرام کی دلچسپی اور حقیقت شناسی کی خاطر اپنے ساتھ بیتا ایک واقعہ لکھتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ہمارے دارالعلوم میں ایک دفعہ ایک اجنبی چہرہ مجھے ملنے آیا۔ میں نے اُن کا تعارف پوچھا۔ تو بتایا۔ کہ مجھے "غلام حسین نجفی" کہتے ہیں۔ یہ صاحب مذہب شیعہ کے بہت بڑے لکھاری ہیں۔ اور ان سطور کے لکھتے وقت بقید حیات ہیں۔ میں نے تعارف ہو جانے کے بعد پوچھا۔ اگر آپ بُرا نہ منائیں۔

https://ataunnabi.blogspot.in

تو میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ برصغیر میں امام جعفر کے کونڈے بھرنے اور پھر انہیں اندر کمرے میں ہی بیٹھ کر کھانے کی پابندی کی کیا حقیقت ہے؟ نجفی مذکور نے کہا۔ کہ یہ ایک ایصال ثواب کا طریقہ ہے۔ آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے؟ میں نے کہا ایصال ثواب درست ہے۔ لیکن ان کونڈوں کی نسبت امام جعفر کی طرف کرنے میں کیا حکمت ہے۔؟ حالانکہ بارہ ائمہ میں سے امام زین العابدین، امام حسین و حسن اور علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم کو بھی ایصالِ ثواب کرنا درست ہے۔ لیکن ان کونڈوں کی نسبت ان حضرات کی طرف کرنے کی بجائے بالخصوص امام جعفر صادق کی طرف کی جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ہم اہل سنت دیکھئے کہ ایصالِ ثواب کے لیے جس بزرگ کی طرف نسبت کر کے کچھ کھانا پلانا کرتے ہیں۔ اس دِن یا تو اِن کا وصال شریف ہوتا ہے۔ یا ان کی پیدائش۔ لیکن رجب کی بائیس تاریخ کا امام جعفر صادق کے ساتھ ان دونوں تعلقات میں سے کسی ایک کا بھی تعلق نہیں اس کے باوجود بائیس رجب کو کونڈے بھرے جانے کی نسبت ان کی طرف کیوں کی جاتی ہے۔؟ میری ان باتوں کا خدا شاہد ہے کہ غلام حسین نجفی کو کوئی جواب نہ آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ یہ ایک رسم ہے۔ جیسے تعویذ گنڈے کرنے والوں نے چلایا ہے۔ میں نے اس پر تنقید کے انداز میں کہا۔ تو پھر معلوم ہوا۔ کہ تم شیعوں کا سارا مذہب ہی تعویذ گنڈا والوں کی ایجاد ہے۔ اس پر وہ بالکل چپ سادھ گیا۔

اب میں نے اس کے دوسرے رُخ کو سامنے لاتے ہوئے کہا کہ دیکھو بائیس رجب المرجب دراصل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا دن ہے۔ اور یہ بات شک وشبہ سے بالا ہے۔ کہ اہل تشیع کو حضرت امیر معاویہ رض ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ بلکہ انہیں دشمن تصور کرتے ہیں۔ تو دراصل بائیس رجب کے دن امیر معاویہ کے وصال کی شیعہ لوگ کونڈے بھر کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ گویا یہ دن اہل تشیع

for more books click on the link

https://ataunnabi.blogspot.in

کے لیے یوم عید ہے۔ نام لیتے ہو امام جعفر صادق کا اور نیت تمہاری یہ کہ کونڈے خوشی ہے معاویہ کے مرنے کی، اسی بات کا شاہد ایک مضمون میری نظر سے گزرا ہے۔ جس میں لکھنؤ کے اہل تشیع کا واقعہ بیان کیا گیا تھا۔ وہ یہ کہ لکھنوی شیعوں نے جب ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یوم وصال (بائیس رجب) کو خوشی کے طور پر منانے کا پروگرام بنایا۔ پھر اس دن انہوں نے جی بھر کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہا۔ جس سے اہل سنت کو غیظ و غضب آیا۔ اور دونوں میں لڑائی تک نوبت پہنچی۔ اور اس میں شیعوں کو سخت جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے بعد انہوں نے پروگرام یہ بنایا۔ کہ اسے خفیہ طریقہ سے شروع کیا جائے اور امیر معاویہ کے نام کی بجائے "امام جعفر کے کونڈے" کے نام سے اسے شہرت دی جائے۔ تاکہ سنیوں سے محاذ آرائی بھی ختم ہو جائے۔ اور اس نسبت کی وجہ سے وہ بھی اس میں شریک ہو جائیں گے۔ کیونکہ امام جعفر صادق کے ساتھ اہل سنت کو بھی عقیدت و محبت ہے لہٰذا انہوں نے اس کو رواج دینے کی خاطر من گھڑت واقعات کا سہارا لیا۔ اور کہا۔ کہ ان کونڈوں میں سے اگر کوئی کھانا چاہے۔ تو امام جعفر صادق کی وصیت کے مطابق اسے اندر بیٹھ کر ہی کھائے۔ باہر نکالنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس چال میں ہم اہل سنت کے بہت سے لوگ آ گئے۔ اور بعض دفعہ لکڑہارے کے مذکورہ واقعہ کے پیش نظر غریب سنی کہیں سے قرض اٹھا کر کونڈے بھرنے لگے۔ اور انکار کی صورت میں بربادی کا خوف آنے لگا۔ شیعوں کی دیکھا دیکھی سنیوں نے بھی بائیس رجب کو امام جعفر کے کونڈے بھرنے شروع کر دیئے۔ اور وہی قیود و شرائط لگائیں۔ جو انہوں نے گھڑ رکھی تھیں۔ اس چال میں آنے والے اہل سنت افراد اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے۔ اور وہ اسے ایصال ثواب کا ایک طریقہ سمجھ کر اپنا بیٹھے۔ لیکن حیرت ایسے علماء پر ہے۔ جو حقیقت حال سے باخبر ہوتے ہوئے

https://ataunnabi.blogspot.in

پھر یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ ایک ایصال ثواب کا طریقہ ہے۔ اس حد تک اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ایصال ثواب کی مخالفت دیوبندی یا غیر مقلد کرتے ہیں۔ ہم اہلسنت ایصال ثواب کے قائل ہیں۔ لہٰذا کونڈے بھرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ گویا یہ علماء "غلام حسین نجفی" والے ہی الفاظ کہتے ہیں۔ ان علماء کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ شیعوں نے یہ طریقہ ایصال و ثواب کے لیے نہیں بلکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خوشی منانے کے لیے گھڑا ہے۔ ایک صحابیٔ رسول کی توہین اور ان سے برأت کی خاطر اس کو وضع کیا گیا۔ ان کا مقصد وحید صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف دل کی بھڑاس نکالنا ہے۔ لہٰذا یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے اعلیٰ حضرت نے احکام شریعت میں لکھا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کسی قسم کی برائی کرنے والا جہنمی کتا ہے تو پھر اس قبیح عمل کو یہ کہہ کر خود کرنا اور دوسروں کو کرنے کی اجازت دیتا کہ یہ ایک ایصال ثواب کا طریقہ ہے۔ کہاں تک اس کی اجازت ہے؟ قرآن کریم کی نص قطعی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے "راعنا" کہنے سے منع فرما دیا۔ کیونکہ کچھ بدباطن اس کے عین کی کسرہ کو کھینچ کر اس لفظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے تھے۔ اور صحابہ کرام اس سے کسی قسم کا غلط تصور لے کر نہیں بولتے تھے۔ اس کے باوجود صحابہ کرام کو ہی خطاب فرما کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "یا ایھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا" گویا ایک لفظ کو اگر معمولی سی تبدیلی سے پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا قصد کوئی کر سکتا ہے۔ تو اس لفظ کی ادائیگی سے ہی منع کر دیا گیا۔ اسی طرح کونڈے بھرنے کا معاملہ ہے۔ کہ ایک طرف ایصال ثواب کرنے والے ہیں۔ اور دوسری طرف اس عمل کو توہین صحابی کے لیے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو ایصال ثواب کے زمرہ میں رکھ کر کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں بہر صورت بائیس رجب کو بھرے جانے والے ان کونڈوں سے مکمل مشابہت ہے۔ جو شیعہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لوگ بغضِ معاویہ کی نیت سے کرتے ہیں۔ جب اس واقعہ کی کوئی حقیقت و اصلیت نہیں۔ اوّل تا آخر من گھڑت ہے۔ اور ایک مردود فرقہ شنیعہ شیعہ کی اختراع و ایجاد ہے۔ اس سے بڑھ کر اسے جھوٹا اور بے اصل ہونے کی کیا دلیل ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں فرما رہے ہیں کہ کونڈے بھر کر جو اس کا ایصال ثواب مجھے کرے اور پھر لکڑ ہارا کی بیوی آپ کی زندگی میں آپ کو ایصال ثواب کر رہی ہے یہ کتنی جھوٹی اور من گھڑت بات ہے کہ ایصال ثواب تو ان لوگوں کو کیا جاتا ہے۔ کہ جو دنیا سے وصال کر جاتے ہیں نہ کو زندوں کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے زندوں کے کیونکہ زندوں کے ملک کیا جاتا ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا۔ وہ ان کا ہی ایک فرد ہوگا" اس لیے اہل سنت کو بائیس رجب المرجب کو کونڈے بھرنے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ میرے یہ چند الفاظ پڑھنے والے کے لیے ذریعہ ہدایت ہوں گے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارْ

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ نجات پانے والے ہیں (پ ۴ ع ۲)

سلسلہ ۲۴۳

ماہِ رجب کے کونڈے

حضرۃ مولانا حکیم انیس احمد صدیقی صاحب

اے جے خاں صاحب

صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازا نشتر روڈ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۵

صدیقی ٹرسٹ کراچی

۲۴۳
سلسلہ ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید السادات

حضرت جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام نہاد کونڈوں کی حقیقت اور شرعی حکم

از

حضرت مولانا حکیم انیس احمد صدیقی حنفی مجددی ولی اللہی

صدیقی ٹرسٹ۔ نسیم پلازا۔ نشتر روڈ۔ کراچی

اشاعت سوم آٹھ ہزار

بطور صدقہ جاریہ، ہدیہ پچاس پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّد السادات حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان کے کونڈوں کی رسم قطعی طور پر بدعتِ سیئہ ہے۔ اس رسم کی ایجاد اور تشہیر کا سہرا ایسے لوگوں کے سر ہے جو اسلام کی اصل صورت کو مسخ کرنا چاہتے ہیں۔

اس قسم کی تمام بدعات قرآن و حدیث (کتاب و سنّت) کے صاف اور صریح احکام کے قطعی خلاف ہے۔ کونڈوں کی کتاب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سمجھ کر عورتوں میں پڑھی جاتی ہے وہ قطعی طور پر جھوٹی اور افتراء پر مبنی ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ پر بہتان ہے۔ تمام علماء اہل سنّت والجماعت، مکتب فکر دیوبند اور مسلک علماء بریلی اس پر متفق ہیں کہ کونڈوں کا رواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مبارک دور میں ہرگز نہ تھا۔ حدیث شریف میں ہے کہ دین میں ہر نئی پیدا کی ہوئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ بزرگوں یا عزیزوں کو ایصال ثواب کرنا علیحدہ چیز ہے اس کے جائز و مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

انیس احمد صدیقی
مجلس اشاعتِ اسلام
صدیقی نگر کوٹ لکھپت، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید السادات

حضرت جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان

کے کونڈوں کے متعلق شرعی حکم

سوال: حضرت سید السادات جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان کے کونڈے جو آجکل عوام میں مروج ہیں ان کی شرعی کیا حیثیت ہے (حافظ حامد محمود صدیقی)

جواب: حضرت سید السادات جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان خانوادۂ نبوت کے چشم وچراغ ہیں۔ اکابرینِ اسلام میں آپ کا بلند مقام ہے۔

ولادت: ۸ رمضان ۸۰ھ

وصال: شوال ۱۴۸ھ (کما فی البدایۃ والنہایۃ)

تمام مسلمان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم سے خلوصِ دل کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور ان کی محبت و پیروی کو دنیا و آخرت میں نجات کا باعث سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ ۲۲ رجب باتفاقِ مؤرخین نہ موصوف کا یومِ ولادت ہے، نہ یومِ وصال۔ ماہِ رجب المرجب حقیقت میں معراجِ نبوی علیٰ صاحبہا الف صلوٰۃ وسلام کا مہینہ ہے

امام الانبیاءؐ کی عظمت اور شان کا مہینہ ہے، اس کی اس نسبت کو مٹانے اور بدعت یعنی کونڈوں کے ساتھ منسوب کرنے کی ایک ناپاک سازش ہے۔ اگر حضرت موصوف سے ایسی ہی عقیدت و محبّت ہے تو کھانا پکا کر مساکین اور مستحقین کو کھلایا جائے قرآن شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیا جائے۔ لیکن کونڈوں کو خاص انداز و شرائط کے ساتھ بھرنا اور کھانا کھلانا قطعی طور پر اسلام میں ایک نئی چیز پیدا کرنا یا شامل کرنا ہے۔ دین میں کسی چیز کا کم و بیش کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں۔

قصّۂ عجیبہ یا کونڈوں کی کتاب میں جو واقعہ تحریر کیا گیا ہے یہ قطعی طور پر جھوٹا، بے بنیاد اور بے اصل ہے۔ اسی طرح حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی طرف سے یہ وعدہ ۲۲ رجب کو کونڈے کرو اور میرے توسّل سے مراد طلب کرو، مراد پوری نہ ہو تو قیامت میں تمہارا ہاتھ اور میرا دامن ہوگا۔

بلا شک و شبہ آپ پر بہتان اور تہمت ہے۔ مسلمانوں کے پاس اللہ کی کتاب قرآن مجید جس میں کوئی تغیّر یا تبدیلی یا تحریف نہیں ہے موجود ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت قائمہ بھی محفوظ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّت پر احسانِ عظیم ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان تمام عمر بھی آپؐ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتے اور آپؐ کو اُمّت سے اس قدر پیار ہے کہ والدین کو بھی بچے کے ساتھ اتنی محبت نہیں ہوتی۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ آپؐ کی شان ہے۔ قیامت کے روز جب تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام نفسی نفسی پکاریں گے،

آپ اُمتی اُمتی فرمائیں گے۔ آپ نے پیاری اُمت کے مصائب و مشکلات کو حل کرنے کے لئے اس قسم کے کونڈے بھرنے کی تجویز نہیں کئے، نبی نے نہیں کئے تو ولی کس طرح تجویز کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں :-

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ (الانعام)

(ترجمہ) اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے کوئی رد نہیں کر سکتا اور اگر تم کو فائدہ پہنچائے تو ہر بات پر قادر ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کسی کی تکلیف دور نہیں کر سکتا، حاجت روائی نہیں کر سکتا، غیر اللہ کی نذر کرنا شرک ہے۔

(۲) جس طرح اس کے کرنے والا گنہگار اور بدعتی ہے اسی طرح شرکت کرنے والا بھی بدعتی اور گنہگار ہے۔

(۳) حضرت سید السادات جعفر صادقؒ تو بڑے درجہ کے بزرگ ہیں کوئی ادنیٰ ترین مسلمان بھی اس قسم کی لاف و گزاف نہیں کر سکتا۔

(۴) ہر مسلمان پانچ وقت نمازوں میں کئی کئی بار اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھتا ہے جس کا مطلب واضح یہ ہے کہ ہم صرف تری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ کونڈوں کے عمل سے نماز کی روح باطل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جو اقرار بار بار کرتے رہے اس میں جھوٹے ہو گئے۔

○○○

کسی نے ایک جھوٹا افسانہ گھڑ لیا اور اس میں مؤثر کردار عورتوں کو دیا تاکہ عورتیں اس کو پڑھ کر یا سُن کر معتقد ہو جائیں۔ عام جاہل یا کم لکھی پڑھی عورتیں اس قسم کے قصہ کہانیوں کو بہت جلد قبول کر لیتی ہیں اور ان کو ایمان کا جزو بنا لیتی ہیں۔

حضرت جعفر صادقؒ کے زمانۂ حیات میں بنی اُمیہ کی حکومت تھی، اس کے بعد عباسی حکومت قائم ہوئی۔ بنی اُمیہ کا دارالخلافہ دمشق تھا اور عباسی حکومت کا دارالخلافہ بغداد تھا۔ اس زمانہ میں کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ بادشاہت اور وزارت کا وجود مدینہ منورہ کیا پوری عرب دنیا میں نہ تھا۔ من گھڑت قصہ میں نہ بادشاہ کا نام ہے نہ وزیر کی صراحت۔ مخالفوں نے دراصل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات ۲۲ رجب کو خوشی کا دن عید کے دن کی طرح منانے کے لئے ان رسوم کا سہارا لیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی، ہادی و مہدی اور رشتے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند پشتوں کے بعد ایک جد کی اولاد عم زاد، دوسرے رشتے سے برادر نسبتی تھے۔ منافقوں کو ہمیشہ سے ان کے ساتھ بغض و عداوت رہی ہے۔ ان ہی کی وفات کی خوشی میں خستہ پوریاں جو ہندوانہ رسوم کے مطابق پکائی جاتی ہیں تقیہ (جھوٹ) کے ذریعہ یہ رسم اہل سنت والجماعت میں پھیلا دی ہے۔ داستان عجیب یا نیا زمانہ حضرت جعفر صادق چھپوا کر اس کی خوب تشہیر کی ہے۔ بعض یادداشتوں سے معلوم ہوا ہے کہ کونڈے بھرنے کی ابتداء ۱۹۰۶ء میں ریاست رامپور (یو۔پی) سے ہوئی (جواہر المناقب) اس رسم کا کرنا بدعت ہے، گمراہی ہے۔

كُلُّ مُحْدَثٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (حدیث)

(ترجمہ) جو دین میں نئی بات پیدا کرے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے

دیوبند و بریلی کے مشرب سے تعلق رکھنے والے علماء بلکہ تمام مکاتبِ فکر کے علماء اس پر متفق ہیں کہ حضرت جعفر صادق کے کونڈے جس طرح سے برِّ کوچک پاک و ہند میں رواج دیئے گئے ہیں ان کا شریعتِ مصطفوی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ رسم سراسر بدعت اور گمراہی ہے۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب کونڈوں کے متعلق یہ ثابت کر دیں کہ زمانۂ سلف صالحین، تابعین، تبع تابعین میں اس رسم کا کوئی وجود تھا اور شریعتِ مطہرہ کی رو سے یہ عمل درست ہے اس کو مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور انعام پیش کیا جائے گا۔ جو حضرات کونڈوں کو مسنون اور مندوب سمجھتے ہیں ان کے لئے بہترین موقع ہے کہ احقاقِ حق بھی ہوگا اور رقم بھی حاصل ہوگی۔ اگر ہم یہ رقم ادا نہ کریں تو عدالت کے ذریعہ رقم حاصل کر سکتے ہیں۔

حسبِ ذیل بزرگانِ دین نے کونڈوں کے بھرنے کی رسم کو بدعت و گمراہی قرار دیا ہے:

(۱) حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ ۱۳۴۹ھ

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ بانی دار العلوم کراچی ۱۳۷۰ھ

(۳) مولانا سید محمد مبارک مدرس مصباح العلوم بریلی ۱۳۴۹ھ

(۴) مولانا محمد یٰسین دار العلوم سرائے خام بریلی ۱۳۴۹ھ

(۵) مولانا محمد ایوب فرنگی محلی لکھنو ۱۳۴۶ھ

(۶) مولانا ابو القاسم محمد عتیق فرنگی محلی لکھنو ۱۳۴۶ھ

(۷) مولانا محمود الحسن بدایونی ۱۳۹۰ھ

ان کے علاوہ بے شمار علماء و فضلاء و مشائخ اہل سنّت والجماعت نے متفقہ طور پر ان کونڈوں کی رسم کو بدعت اور ضلالت قرار دیا ہے۔

خاکپائے علماء مشائخ

پیرزادہ ابرار محمد خطیب جامع دار الحق صدر تنظیم الائمہ لاہور

خادم خانقاہ عالیہ صابریہ وچشتیہ۔ دار الحق ٹاؤن شپ لاہور

خاکپائے علماء مشائخ

ناچیز انیس احمد صدیقی حنفی مجددی ولی اللّٰہی

خادم درگاہ حضرت مولانا شاہ محمد عاشق پھلتی وشاہ اہل اللہ پھلتی نزبل صدیقی نگر کوٹ لکھپت لاہور

Www.Ahlehaq.Com

رجب کے کونڈے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ (۴۲ : ۲۱)

(ترجمہ) کیا انہوں نے اللہ کا شریک بن کر دین کی نئی راہ ڈالی ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔

ہمارے بعض شہروں اور قصبوں میں ہر سال ۲۲ رجب کو خفیہ کونڈے کھلانے کی رسم جاری ہے، جس کی دینی حیثیت کچھ نہیں کیونکہ :-

(۱) نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

(ب) نہ یہ صحابہ کرامؓ اور ائمہ اسلام سے منقول ہے اور

(ج) نہ ہی امامیہ فرقوں (کیسانی، اسماعیلی، اثنا عشری اور علوی کے بزرگوں کا تعامل یہ کچھ ظاہر تا ہے۔

لہٰذا یہ خلافِ شرع اور بے اصل بدعت درصل مخالفینِ اسلام اور معاندینِ صحابۂ کرامؓ کی ایجاد ہے جو شمالی ہند کے علاقہ اودھ سے شروع ہوئی اور لکھنؤ اور رامپور کے نوابوں نے رفض کو پروان چڑھانے کے لئے اس قسم کی بدعات کو عام کرنے میں حصہ لیا۔ اس امر کی شہادت مندرجہ ذیل بیانات سے ظاہر ہے :-

(۱) حکیم عبدالغفور صاحب آنولوی ثم بریلوی نے اپنے مضمون (رجب کے کونڈے) مندرجہ رسالہ "صحیفۂ اہل حدیث" کراچی، اشاعت ۱۴ر اگست ۱۹۶۴ء میں بیان کیا ہے:

کونڈوں کی رسم بالکل جدید ہے۔ اور اس کی شانِ نزول یہ ہے کہ:-

"نواب حامد علی خاں والیٔ رامپور اپنی کسی "منظورِ نظر رنڈی" سے ناراض ہوئے اور عتابِ شاہی صدور ہوا، اس چالاک کسبی نے نواب صاحب کے مذہبی عقائد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امام جعفر صادق کے نام سے ایک تراشیدہ افسانہ کے مطابق نواب صاحب کی رضا حاصل کرنے کے لئے ۲۲ رجب کو کونڈے کئے۔

یہ افسانہ اس داشتۂ نواب کا اپنا تراشا ہوا نہیں۔ اس نے تو لکڑ ہارے کی اس داستان عجیب کے اتباع میں کونڈے کئے تھے۔ درصل یہ داستان امیر مینائی مرحوم لکھنوی شاعر کے فرزند خورشید مینائی نے اس زمانے میں طبع کراکے اہل رامپور میں تقسیم کرادی تھی۔

(۲) پیر جماعت علی شاہ محدثؒ کے ایک مرید مصطفیٰ علی خاں نے اپنے کتابچہ "جواہر المناقب" کے حاشیے پر حامد حسن قادری مرحوم کا یہ بیان درج کیا ہے کہ:-

"احقر حامد حسن قادری کو اس داستانِ عجیب (یا لکڑ ہارے کی کہانی) کی اشاعت اور ۲۲ رجب والی پوریوں کی نیاز کے متعلق یہ علم ہے کہ یہ کہانی اور نیاز سب سے پہلے ۱۹۰۶ء میں ریاستِ رامپور (یوپی) میں حضرت امیر مینائی لکھنوی کے خاندان سے نکلی ہے۔ میں اس زمانے میں امیر مینائی صاحب کے مکان کے متصل رہتا تھا اور ان کے خاندان اور ہمارے خاندان میں تعلقات تھے ..... الخ گویا رام پور روہیل کھنڈ میں اس رسم کا آغاز لکھنوی

خاندان ہی کی بدولت ہوا۔

(۳) مولوی مظہر علی سندیلوی اپنے روزنامچہ میں جو ۱۹۱۱ء کی ایک نادر یادداشت ہے لکھتے ہیں کہ :-

۱۹۱۱ء۔ آج مجھے ایک نئی رسم دریافت ہوئی جو میرے اور میرے گھر والوں میں رائج ہوئی جو اس سے پہلے میری جماعت میں نہیں آئی تھی، وہ یہ ہے کہ :-

"۲۱ رجب کو بوقتِ شام میدہ، شکر اور گھی دودھ ملا کر ٹکیاں پکائی جاتی ہیں اور اس پر امام جعفر صادقؒ کا فاتحہ ہوتا ہے اور ۲۲ رجب کی صبح کو عزیز واقارب کو بلا کر کھلائی جاتی ہیں، یہ ٹکیاں باہر نکلنے نہیں پاتیں۔ جہاں تک مجھے علم ہوا ہے اس کا رواج ہر مقام پر ہوتا ہے میری یاد میں کبھی اس کا تذکرہ بھی سماعت میں نہیں آیا۔ یہ فاتحہ اب ہر ایک گھر میں نہایت عقیدت مندی کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور یہ رسم برابر بڑھتی جارہی ہے۔

(۴) عظیم مناظرِ اسلام مولانا عبدالشکور مرحوم نے اپنے رسالہ "النجم" لکھنؤ کی اشاعت جمادی الاولیٰ ۱۳۴۸ھ میں لکھا تھا کہ :-

"ایک بدعت ابھی تھوڑے دنوں سے ہمارے اطراف میں شروع ہوئی ہے اور تین چار سال سے اس کا رواج یوماً فیوماً بڑھتا جارہا ہے۔ یہ بدعت کونڈوں کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے متعلق ایک فتویٰ بصورتِ اشتہار تین سال سے لکھنؤ میں شائع کیا جارہا ہے۔" (یہاں اشتہار کی گنجائش نہیں)

(۵) اُسی دور کے ایک شیعہ عالم محمد باقر شمسی کا قول ہے کہ :-

لکھنؤ کے شیعوں میں ۲۲ رجب کے کونڈوں کا رواج بیس پچیس سال پہلے شروع ہوا تھا

(رسالہ النجم لکھنؤ)

مندرجہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ رجب کے کونڈوں کی رسم لکھنؤ اور اس کے گرد و نواح میں قریباً نصف صدی بیشتر شروع ہو کر صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ کے توہم پرست اور ضعیف الاعتقاد جاہل طبقوں میں پھیلتی گئی اور وہیں سے کھٹملوں کی طرح دیگر مقامات میں مروّج ہوئی۔

داستانِ عجیب کیا ہے؟

یہ ایک لکڑہارے کی منظوم کہانی ہے جو آج سے ۳۵ سال پیشتر سلطان حسین تاجرِ کتب بھنڈی بازار بمبئی نے "نیا زنامہ امام جعفر صادق" کے عنوان سے طبع کرائی تھی۔ اس کہانی کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

مدینہ منورہ کا ایک لکڑہارا قسمت کا مارا روزی کمانے کسی دوسرے ملک کو چلا گیا۔ اس کی بیوی نے مدینہ کے وزیرِ اعظم کے یہاں جھاڑو دینے کی نوکری کرلی۔ ایک دن جب وہ صحنِ خانہ میں جھاڑو دے رہی تھی تو امام جعفر صادق اس راہ سے یہ فرماتے ہوئے گذرے کہ :-

"کوئی شخص کیسی ہی مشکل اور حاجت رکھتا ہو، آج ۲۲ رجب کو پوریاں پکا کر دو کونڈوں کو بھر کر ہمارے نام سے فاتحہ دلا دے تو مراد اس کی پوری ہو۔ اگر نہ ہو تو حشر کے روز اس کا ہاتھ ہوگا اور ہمارا دامن"

یہ سنتے ہی لکڑہارن نے اپنے دل میں منت مانی کہ میرا شوہر جسے گئے ہوئے ۱۲ سال گذر گئے تھے جیتا جاگتا کچھ کمائی کے ساتھ واپس آجائے تو میں امام کے نام کے کونڈے

کروں گی۔ جس وقت وہ منت کی نیت کر رہی تھی، عین اسی وقت اس کے خاوند نے دوسرے ملک کے جنگل میں جب سوکھی جھاڑی پر کلہاڑی چلائی تو کسی سخت چیز پر لگ کر گری اس نے وہاں کی زمین کھودی تو اسے ایک دفینہ ملا۔ وہ یہ خزانہ لے کر مدینہ آیا۔ اس نے ایک عالی شان حویلی بنوائی اور ٹھاٹھ سے رہنے لگا۔ جب لکڑہارن نے اپنی مالکہ، وزیر اعظم کی بیوی سے یہ حال بیان کیا تو اس نے کونڈوں کے اثر سے خزانہ ملنے کو جھوٹ سمجھا۔ چنانچہ اس بدعقیدگی کی پاداش میں اسی دن وزیر اعظم پر عتاب شاہی نازل ہوا اور مال و دولت ضبط کر کے شہر بدر کر دیا گیا۔

جنگل کو جاتے ہوئے وزیر نے بیوی سے پیسے لے کر خربوزہ خریدا۔ اور رومال میں باندھ کر ساتھ لے چلے۔ راستے میں شاہی پولیس نے انہیں شہزادے کے قتل کے شبہ میں گرفتار کر لیا۔ جب بادشاہ کے سامنے رومال کھولا گیا تو خربوزے کی جگہ شہزادے کے خون سے لتھڑا ہوا سر نکلا۔ بادشاہ نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ کل صبح سویرے اس کو پھانسی دی جائے۔ رات کو قیدخانہ میں یہ دونوں میاں بیوی دل میں سوچ رہے تھے کہ ہم سے ایسی کیا خطا ہو گئی جس کی وجہ سے اس حال کو پہنچے۔ یکایک وزیر کی بیوی کو خیال آیا کہ میں امام کے کونڈے کرنے سے انکار کر بیٹھی تھی۔ اس نے اسی وقت توبہ کی اور مصیبت سے نجات ملنے پر کونڈے بھرنے کی منت مانی۔

اس کا منت ماننا تھا کہ حالات کا رنگ پلٹا، گم شدہ شہزادہ صبح کو صحیح سلامت واپس آ گیا۔ ان دونوں کو قید سے رہائی ملی۔ وہ واپس مدینہ آئے۔ بادشاہ نے وزیر کو دوبارہ وزارتِ عظمیٰ پر بحال کیا اور اس کی بیوی نے دھوم دھام سے امام کے کونڈے بھرے

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یہ لغو کہانی خود ظاہر کرتی ہے

کہ اس کا گھڑنے والا لکھنؤ کا کوئی جاہل داستان گو تھا، جس کو اتنا بھی علم نہ تھا کہ :-

(۱) مدینہ منوّرہ میں نہ کبھی کوئی بادشاہ ہوا ہے اور نہ وزیر اعظم -

(۲) عربوں میں میدے کی پوریاں گھی میں پکا کر کونڈوں میں بھرنے اور فاتحہ دلانے کا رواج آج تک نہیں ہوا۔ نہ کونڈے کا برتن وہاں استعمال ہوتا ہے۔

(۳) حضرت جعفر بن محمدؒ کی عمر کے ۵۲ سال تک بنو اُمیہ کی خلافت رہی جس کا صدر مقام دمشق (ملک شام) تھا، مگر ان کی خلافت میں بھی وزیر اعظم کا کوئی عُہدہ نہ تھا

(۴) اس کے بعد ۱۶ سال تک آپ عباسی خلافت میں رہے جس کا صدر مقام بغداد (عراق) تھا۔ ان کے ہاں بھی آپ کی موجودگی میں وزارت کا عہدہ قائم نہ ہوا تھا۔

(۵) یہ بے پر کی کہانی سراسر بکواس ہے اور حضرت جعفر بن محمدؒ پر سخت تہمت ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنی فاتحہ دلا کر منّت پوری کرنے کی یوں ذمہ داری لی ہو جو کھلا ہوا شرک ہے۔ آپ کا دامن ایسی لغو باتوں سے پاک ہے۔ اور دینی علوم کی بصیرت میں ان کا بلند مقام ہے

(۶) اس لکڑہارے کا قصہ نہ کبھی مدینہ کی گلیوں میں گونجا، نہ عرب ممالک میں کہیں سنائی دیا اور نہ مشرق و مغرب کے کسی اسلامی ملک میں کہیں پہنچا۔

(۷) اس قصے میں جو منظر کشی کی گئی ہے وہ ہندوستان کی کسی راجدھانی اور راجہ کی تو ہو سکتی ہے، عرب کے قبیلے، فردیا قوم کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عرب قوم بارہ سال تک اکیلی بیوی کو چھوڑ کر کہیں چلے جانے کے قائل نہیں اور نہ ہی

وہ گرم مزاجی کی وجہ سے جدا رہ سکتے تھے۔

(۸) حضرت جعفر بن محمد علیہ الرحمۃ ۸ رمضان ۸۰ھ اور بروایتِ دیگر ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ شوال ۱۴۸ھ کو ۶۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے ان کی زندگی کے حالات مشہور و معروف ہیں۔ لہٰذا ۲۲ رجب کی تاریخ کی کوئی تخصیص نہ آپ کی تاریخِ ولادت سے ہے اور نہ تاریخِ وفات سے۔

(۹) جس طرح اسرائیلی قوم عجائب پرست تھی اور ہر مدعی نبوت سے معجزات و کرامات کے ظہور کی آرزومند رہتی تھی۔ اسی طرح اودھ کی شیعہ ریاست کے ماتحت رام اور لچھمن کے دیس کے خالص ہندو معاشرے میں رہنے والے عوام کالانعام بھی ہندو دیو مالاؤں اور رامائن کے من گھڑت قصے سن سن کر عجائب پرست بن گئے تھے اور لکھنو کے داستان گویوں کو تو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے نوابوں کی سرپرستی میں طلسم ہوش ربا اور فسانہ عجائب جیسی طویل داستانیں گھڑ کر ہندو دیومالاؤں کو بھی مات کر دیا تھا۔ لہٰذا لکھنوی معاشرے میں بزرگانِ سلف کی طرف منسوب اور افتراء کردہ حکایات کا قبول عام حاصل کرنا کوئی مشکل بات نہ تھی۔ کیونکہ اس کے لئے نہ کسی سند کی ضرورت تھی نہ کسی ضابطے کی۔

(۱۰) جس چیز کو دینی طور پر پیش کیا جائے اس کے جواز کی سند تو ضابطہ دین سے ہی پیش کی جانی چاہیئے۔ سورۂ انعام ۶: آیت ۱۷ میں ارشادِ باری ہے کہ :-

(ترجمہ) "اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اسے کوئی رد نہیں کرسکتا اور اگر وہ تم کو کوئی فائدہ پہنچائے تو بھی اُسے قدرت حاصل ہے، لہٰذا غیر اللہ سے کوئی مراد مانگنا شرک ہے جو ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ (آلِ عمران ۳ : ۱۰۴)

۲۲ رجب سنہ ٦٠ کو

امیر المومنین، امام المتقین، خال المسلمین، مکرم کاتبِ وحیِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص معتمد اور عصائے اسلام حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے اسلام اور مسلمانوں کی پچاس سال تک خدمت کرنے کے بعد وفات پائی تھی۔ روافض جس طرح امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خوشی میں ان کے مجوسی قاتل ابو لؤلؤ فیروز کو بابا شجاع کہکر عید مناتے ہیں اسی طرح وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی رحلت کی خوشی میں ۲۲ رجب کو یہ تقریب مناتے ہیں لیکن پردہ پوشی کے لئے ایک روایت گھڑ کر حضرت جعفر بن محمد کی طرف منسوب کردی ہے تاکہ راز فاش ہونے سے رہ جائے اور دشمنانِ معاویہ رضی اللہ عنہ چپکے سے ایک دوسرے کے یہاں بیٹھ کر یہ شیرینی کھالیں اور یوں اپنی خوشی ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ ان کی تقیہ بازی اور اس پُرفریب طریقۂ کار سے حضرت جعفرؒ کی نیاز کی دعوت میں کئی سادہ لوح توہم پرست اور ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی لاعلمی کی وجہ سے شریک ہو جاتے ہیں۔

خبردار

کونڈے بھرنا زمانۂ حال ہی کی ہندوستانی ایجاد ہے۔ لہٰذا اس گمراہی سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کیونکہ یہ ایک صحابی رسولؐ اور کاتبِ وحی کے دشمنوں کی تقریب ہے

(ایم جے آغا خان ایم اے)

بشکریۂ تبلیغی مرکز ریلوے روڈ۔ لاہور

افرنٹ پرنٹنگ پریس کراچی

اشاعت سوم فروری ١٩٨٤ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کونڈوں کی حقیقت

مرتبہ

مولانا محمود الحسن بدایونی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ
کورٹ روڈ کراچی
فون ۲۶۳۵۹۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے اہلِ سُنّت و الجماعت کے

متفقہ فتوے

رجب کے کونڈوں کی رسم محض بے اصل' خلافِ شرع

اور بدعتِ محدثہ ممنوعہ ہے'

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ۲۲ رجب کو اکثر جگہ کونڈوں کا رواج ہے' ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ کونڈوں کی اصلیت کیا ہے؟ کیا اہلِ سنت والجماعت کو یہ رسم کرنی چاہیے؟ اس میں شرکت کرنی کیسی ہے؟ امید ہے کہ شریعت کے مطابق اس رسم کی اصلیت تفصیل سے بیان فرما کر مسلمانان اہل سنت والجماعت کی رہنمائی فرمائیں گے۔ **بَیِّنُوا تُوجرُوا**

فتوے

الجواب وھوالموفق للصواب۔ کونڈوں کی مروجہ رسم مذہب اہلِ سنت والجماعت میں محض بے اصل' خلاف شرع اور بدعت محدثہ ممنوعہ ہے کیونکہ نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ہے' نہ صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم و تابعینؒ سے اور نہ ائمہ اسلام سے منقول ہے۔ یہ بھی ہے کہ یہ مخالفین و معاندین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایجاد ہے کیونکہ نہ بائیسویں رجب شیعوں کے امام جناب جعفر صادقؒ کی تاریخ پیدائش ہے اور نہ ان کی تاریخ وفات ہے۔ ان کی ولادت ۸ رمضان ۸۰ ھ یا ۸۲ ھ میں ہوئی اور وفات شوال ۱۴۸ ھ میں۔ اس تاریخ (۲۲ رجب) کو حضرت جعفر صادقؒ سے کیا خاص مناسبت ہے پھر تخصیص اس کی ان سے کیا ہے۔ ہاں بائیسویں رجب کاتب وحی امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے۔

(دیکھیں تاریخ طبری' البدایہ والنہایہ ابنِ کثیر ذکر وفات حضرت معاویہؓ)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کیلئے حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت یہ تقریب امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے جس وقت یہ رسم لکھنؤ میں ایجاد ہوئی اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا اس لیے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرنی بطور حصہ علانیہ نہ تقسیم کی جائے تاکہ راز فاش نہ ہو سکے۔ دشمنان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ' خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاں یہ شیرنی کھالیں جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی اور مسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ جب اس کا چرچا ہوا اور راز طشت از بام ہونے لگا تو اس کو حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر کے اور ایک لغو روایت گھڑ کر یہ تہمت حضرت جعفر صادقؒ پر لگائی کہ انہوں نے خود اس تاریخ ۲۲ رجب میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے حالانکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔

لہٰذا

برادرانِ اہلِ سنت والجماعت کو اس لغو رسم سے دور رہنا چاہیے اور اپنے دوسرے بھائیوں کو اس رسم کے پاس پھٹکنے نہ دیں' نہ خود اس رسم کو بجا لائیں

اور نہ اس میں شرکت کر کے دشمنان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوشی میں شریک ہو کر گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں۔ واللہ اعلم

احقر العباد محمد صابر نائب مفتی دارالعلوم کراچی نمبرا نانک واڑہ

الجواب صحیح
(مفتی) محمد شفیع غفرلہ
دارالعلوم کراچی نمبرا نانک واڑہ

الجواب صحیح
(مولانا) احتشام الحق تھانوی
دارالافتاء مدرسہ اشرفیہ جیکب لائن کراچی

الجواب صحیح
(مفتی) ولی حسن ٹونکی غفرلہ
مفتی مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر۵

الجواب صحیح
رعایت اللہ غفرلہ
ناظم دارالعلوم کراچی نمبرا

الجواب صحیح
(مولانا) محمد اکمل غفرلہ
دارالافتاء مدرسہ اشرفیہ
جیکب لائن، کراچی

الجواب صحیح
(مولانا) محمد متین
الخطیب
○

الجواب صحیح
سید عبدالجبار غفرلہ
خطیب لال مسجد
بمبئی بازار کراچی

الجواب صحیح
(مولانا) ابوالفضل عبدالحنان
صدر مدرس دارالحدیث
رحمانیہ کراچی

☆ ☆ ☆

الجواب بعون الوھاب بے شک ماہِ رجب میں کونڈوں کی رسم واجبی منانا اور رجب کے روزے رکھنا شرع کی رو سے بدعت ہیں۔ ان کا فاعل بدعتی ہے فقط عبدالقہار غفرلہ نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلِ حدیث بزنس روڈ کراچی۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ بدایوں بریلی وغیرہ بعض شہروں میں کچھ دنوں سے یہ رواج ہو گیا ہے کہ لوگ ماہ رجب کی بائیسویں تاریخ کو خالص میدہ' گھی' شکر' دودھ اور میوہ جات وغیرہ کے خاص تناسب کے ساتھ مخصوص اہتمام میں خستہ پوریاں بناتے ہیں۔ پھر ان کو مٹی کے کورے کونڈوں میں بھر کر اور کسی چوکی یا صاف چادر وغیرہ پر رکھ کر ایک منظوم کتاب پڑھواتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی فاتحہ کراتے ہیں پھر عزیز و اقارب اور دوست احباب کو ایک ایک دو پوریاں اس طرح کھلاتے ہیں کہ کوئی فرد بشر پوریوں کا ایک ٹکڑا بھی مقرر جگہ سے باہر نہ لے جانے پائے کیونکہ ایسا کرنا ان کے نزدیک کونڈے کے آداب کے خلاف ہے۔

کتاب جو فاتحہ سے پہلے یا بعد کو پڑھی جاتی ہے اس کا نام "داستانِ عجیب" ہے جس میں حضرت موصوف کی جانب سے مندرجہ ذیل قول اشعار میں پیش کیا گیا ہے کہ

"جو کوئی اپنی کسی مراد کی غرض سے منّت مان کر میرے کونڈے کی رسم بتائے ہوئے طریقہ پر بصدقِ نیت ادا کرے گا اس کی مراد پوری ہو جانے کا میں ہر طرح ذمہ دار ہوں نہ ہو تو روز محشر میں میرا دامن اور اس کا ہاتھ ہو گا۔"

"داستانِ عجیب" میں دی ہوئی بے پر کی کہانی اور کونڈوں کی رسم کا باوجود امکانی کوشش و جستجو کے مذہب کی کسی مستند و معتبر کتاب سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شاطر نے سنی عوام کو دھوکہ دینے اور فریب کی چال میں پھانس کر کونڈہ پرست بنانے کی غرض سے خود ہی گھڑ لیا ہے لہٰذا اس رسم کے بارے میں علمائے کرام سے امور ذیل پر شرعاً" روشنی ڈالنے کی درخواست ہے:

۱. داستانِ عجیب کی اس کہانی کی اصلیت کیا ہے؟

۲. خدائے بزرگ و برتر کا در چھوڑ کر کسی مسلمان کا حضرت جعفر صادقؒ سے مرادیں مانگنا اور ان کے نام کے کونڈے کرنا شرعاً کیا ہے؟

۳. کونڈوں کی رسم ادا کرنا یا اس رسم میں شریک ہونا از روئے شرع کیسا ہے؟

۴. یہ بات کہاں تک قرین قیاس ہو سکتی ہے کہ مراد پوری ہونے کی ضمانت اور گارنٹی کے ساتھ خود حضرت صاحب نے بھی اپنی زبان سے اپنی حیات میں کونڈے کرنے کا حکم دیا؟

بیّنوا توجرُوا
محمود الحسن بدایونی غفرلہ
یکم رجب المرجب ۱۳۴۷ھ

فتوے

الجواب:

۱. یہ حکایت (لکڑ ہارے والی) بالکل بے اصل اور سراپا غلط ہے جو کسی مفتری اور کذّاب کی گھڑی ہوئی ہے اس پر آشوب زمانے میں ایسے دجاجلہ کا وجود کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ ہوشیار رہیں اور فتنے سے بچیں۔

۲. اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا اس کی مخلوق میں سے امام اس سے کہ کوئی امام وقت ہو یا مجدّد اور والی کامل کسی کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا اور اس نیت سے ان کی فاتحہ دینا' کونڈے کرنا' ان سے مرادیں مانگنا یہ کھلا ہوا شرک ہے کہ اس میں کسی قسم کی تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ نفع و نقصان ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی سے رجوع کرنا چاہیے۔ کلام اللہ میں فرمایا گیا ہے:

وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ط وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

ترجمہ: اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے کوئی رد نہیں کر سکتا اور اگر تم کو فائدہ پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔

(الانعام۔ رکوع ۲ پ ۷)

غیر اللہ سے مراد و منت مانگنا شرک ہے۔

۳۔ جس طرح اس فعل کے مرتکب عاصی (گنہگار) ہیں اسی طرح اس میں شرکت کرنے والے بھی گنہگار ہیں۔

۴۔ حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے کوئی ادنیٰ مسلمان بھی ایسی لغو و لایعنی بات نہیں کہہ سکتا جو بدعت اور شرک کو متلزم ہو یہ سب افترا محض ہے جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے گھڑا گیا ہے۔ فقط

احقر (سید) محمد مبارک علی غفرلہ مدرسہ

مصباح العلوم بریلی ۱۰ رجب ۱۳۴۹ھ

واقعی یہ کتاب یعنی "داستانِ عجیب" سراسر کذب و افترا سے بھری ہوئی ہے اور ایک مکار بدعتی نے بنائی ہے عوام کَالْاَنْعَام عجائب پرست ہو گئے ہیں جیسا کہ اسرائیلی عجائب پرست تھے۔ علماء پر واجب ہے کہ رسومِ شرکیہ کو تحریراً و تقریراً نیست و نابود کر کے ثواب عظیم حاصل کریں۔

محمد یٰسین غفرلہ للہ درالمجیب

مہتمم دارالعلوم سرائے خام بریلی محمد عبدالرحمٰن غفرلہ

اصاب فیما اجاب عبدالحفیظ کان اللہ لہ بلیاوی

الجوب: یہ عمل مسئول عنہ مجموعہ ہے بدعات اعتقادیہ و عملیہ کا

(حکیم الامت مولانا) اشرف علی ۴ رجب ۱۳۴۹ھ

کتاب العقائد سے کتاب الرضاع تک

۶۸۰ فتاویٰ کا مستند ذخیرہ

فتاویٰ فقیہ ملت

معروف بہ

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

تصنیف:

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ العلیم القوی

شبیر برادرز

علم پر وعید شدید وارد ہے۔اور جب وہ مدارس اسلامیہ میں نہ لیا گیا گورنمنٹ اپنے قانون کے مطابق اسے دوسرے مدارس غیر اسلامیہ میں دے گی۔تو حاصل یہ ہوا کہ ہمارا مال ہمارے دین کی اشاعت میں صرف نہ ہو بلکہ کسی اور دین باطل کی تائید میں خرچ ہو کیا کوئی مسلم عاقل اسے گوارہ کرسکتا ہے۔اھ ملخصاً" (فتاوٰی رضویہ جلد نہم نصف آخر صفحہ ۲۷۷) و اللہ تعالی اعلم.

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی | کتبہ: محمد ابرار احمد امجدی برکاتی

۹ ربیع الآخر ۱۸ھ

مسئلہ:- عبدالوارث اشرفی، ریتی چوک، گورکھپور

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ ۲۲ ر رجب کو کونڈا کے نام پر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کرنا کیسا ہے؟ بینو اتوجروا.

الجواب:- ماہ رجب میں کونڈے کے نام پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کرنا جائز ودرست ہے۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:"ماہ رجب میں حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کیلئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں اور فاتحہ دلا کر کھلاتے ہیں یہ جائز ہے۔اھ" (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۴۴)

لیکن ۲۲ رجب کی بجائے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز ۱۵ ر رجب کو کریں کہ حضرت کا وصال ۱۵ رجب ہی کو ہوا ہے نہ کہ ۲۲ ر رجب کو۔البتہ ۲۲ ر رجب کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا ہے تو شیعہ اس تاریخ میں

marfat.ocm

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خوشی میں عید مناتے ہیں۔اور از راہ فریب اسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کہتے ہیں۔

لہذا سنی حضرات پر لازم ہے کہ وہ شیعوں کی موافقت سے دور رہیں ۲۲ ر رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز ہرگز نہ کریں بلکہ ۱۵ ر رجب کو حضرت کا وصال ہوا ہے تو اسی تاریخ میں ان کی نیاز کریں۔ واللہ تعالی اعلم.

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی | کتبہ: محمد ابرار احمد امجدی برکاتی

۳ ر محرم الحرام ۲۰ھ

مسئلہ:- از: محمد شفیع خاں نعیمی قادری، مدح گنج، سیتا پور روڈ، لکھنؤ

رجب المرجب کے کونڈوں کی حقیقت

اب ہم آپ کے سامنے شیعہ عبارات پیش کرتے ہیں

22 رجب المرجب سیدنا امیر معاویہ کا یوم وفات ہے

اور یہ کونڈوں کی رسم لکھنؤ سے شروع ہوئی اسکی ابتداء شیعہ روافض نے بغض صحابہ کی وجہ سے کی

شیعہ کے ہاں یہ

خوشی کا دن ہے

شکرانے کا دن ہے

اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے

نقل کفر کفر نباشد

تقویم تبری صفحہ 48 از فیروز ربیع قمی

تحفۃ العوام صفحہ 67 از مفتی سید احمد علی

تحفۃ العوام صفحہ 446 از مولانا سید زوار حسین ہمدانی

تحفۃ العوام صفحہ 446 از مولانا سید منظور حسین شاہ نقوی

مصباح المتہجد صفحہ 563 ابی جعفر محمد بن حسن الطوسی

مسار الشیعۃ صفحہ 59 از الشیخ مفید

اصلاح الرسوم الظاہرہ بکلام العترۃ الطاہرہ صفحہ 283 تا 285 از آیۃ اللہ علامہ الشیخ محمد حسین نجفی
اقبال الاعمال صفحہ 173 از محمد بن طاؤس
زاد المعاد صفحہ 34 از ملا باقر مجلسی

تقویم تبرّی

برای شیعیان مرتضی علی علیه السلام

تقویم همه ساله

تهیه و تنظیم:

مرحوم فیروز ربیعی قمی

رجب ۱۸	۱- مرگ مأمون عباسی «لعنه‌الله». [رجوع ـ ۱۷ رجب]. ۲- خلافت شوم یزید پلید «لعنه‌الله». سنه ۶۰. ۳- مرگ معتمد عباسی «لعنه‌الله». [رجوع ـ ۱۴ رجب].
۱۹	❁ ❁ ❁
۲۰	مرگ معتمد عباسی «لعنه‌الله». بنا بر قولی [رجوع ـ ۱۴ رجب].
۲۱	مرگ ابن عساکر صاحب تاریخ کبیر دمشق، سنه ۵۷۱.
۲۲	۱- فرار ابوبکر «لعنه‌الله». در جنگ خیبر. ۲- مرگ معاویة بن ابی سفیان «لعنه‌الله». [رجوع ـ ۱۲ رجب]. ۳- تولد شاه نعمة الله ولی سنه ۷۳۰ [برای شرح حال او به کتاب «السیوف البارقة» مراجعه کنید. ۴- مرگ شاه نعمة الله ولی سنه ۸۳۴.
۲۳	۱ـ فرار عمر بن الخطاب «لعنه‌الله». در جنگ خیبر. ۲ـ حمله جراح بن سنان اسدی «لعنه‌الله». به امام حسن مجتبی«علیه‌السلام» در ساباط مدائن و وارد کردن تیغ مسموم به ران مبارک آن حضرت. ۳ ـ مرگ جراح بن سنان اسدی «لعنه‌الله». پس از حمله به امام حسن مجتبی «علیه‌السلام». ۴ـ به دستور هارون الرشید «لعنه‌الله». به امام موسی کاظم«علیه‌السلام» زهر نوشاندند.

یادداشت:..

(مذہب شیعہ کی کتاب ہے حضرات اہل سنت احتیاطاً ملاحظہ نہ فرمائیں)

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا

الحمد للہ کہ یہ نسخۂ لاجواب و صحیفۂ انتخاب جامع مسائل حرام و حلال حاوی
وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوائے سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام
مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی
ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان جناب مفتی
سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ

بتصحیح
و تنقیح و اضافہ بعض مطالب ضروریہ جناب مولانا مولوی سید مظفر حسین صاحب قبلہ

و باہتمام

کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

بار دہم

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں بزیور طبع ہوا

(اعلان) حق تالیف و تحشی اس کتاب کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مالک مطبع اسکے کل یا جزو کے چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں

ماہ رجب المرجب

تاریخ	نیک یا بد	کیفیت
۱	نیک	ولادت باسعادت امام محمد باقرؑ ہو ۵۷ھ جناب نوحؑ کشتی پر سوار ہوئے [illegible] (اقبال [illegible])
۲	نیک	
۳	بد	نحس اصغر ہو (بحار) اور روز وفات امام علی نقیؑ ہو (مصباح طوسی)
۴	نیک	
۵	نیک بقول بعض	نحس اصغر ہو (بحار) روز ولادت امام علی نقیؑ ہو ۲۱۴ھ (مصباح طوسی)
۶	بد	
۷	نیک	
۸	نیک	
۹	نیک	
۱۰	نیک	ولادت باسعادت امام محمد تقیؑ ہو ۱۹۵ھ (مصباح طوسی)
۱۱	بد	نحس اکبر ہے (تقویم المحسنین)
۱۲	بد	نحس اکبر ہو 〃
۱۳	نیک	روز عید عظیم ہو جناب امیر المومنینؑ خانہ کعبہ مین پیدا ہوئے (مصباح طوسی)
۱۴	نیک	
۱۵	نیک	عقد سیدہ عالم امیر المومنینؑ سے ہو جناب رسالتمآبؐ شعب ابوطالب سے باہر آئے (مصباح)
۱۶	بد	نحس اصغر ہے (بحار)
۱۷	نیک	
۱۸	بد	وفات جناب ابراہیم صاحبزادہ جناب رسولخدا ہی (مصباح طوسی)
۱۹	نیک	معتمد عباسی کا ۲۷۹ھ مین انتقال ہوا (تاریخ الخلفا)
۲۰	نیک	
۲۱	بد	نحس اصغر ہے (بحار)
۲۲	نیک	معاویہ نے انتقال کیا (مصباح طوسی)
۲۳	بد	دست خوارج سے امام حسنؑ مجروح ہوئے۔ 〃
۲۴	نیک	جنگ خیبر فتح ہوئی جعفر طیار ملک حبشہ سے آئے 〃
۲۵	بد	نحس اصغر ہو (بحار) وفات جناب امام موسی کاظمؑ ہو 〃
۲۶	بد	ولید بن عتبہ نے جناب امام حسینؑ کو بیعت یزید کیلیے طلب کیا (تاریخ ابو الفداء)
۲۷	نیک	روز مبعث ہو عید عظیم ہو اسیکی شب کو معراج ہوئی (بحار)
۲۸	بد	جناب امام حسینؑ نے بخوف اعدا مدینہ سے سفر غربت اختیار کیا (اعلام الوریٰ)
۲۹	نیک	
۳۰	نیک	
نحس اصغر تاریخین		۳-۵-۱۶-۲۱-۲۵-
نحس اکبر تاریخین		۱۱-۱۲-

ماہ شعبان المعظم

تاریخ	نیک یا بد	کیفیت
۱	نیک	
۲	نیک	صوم ماہ رمضان ۲ھ مین فرض ہوا (تقویم المحسنین)
۳	نیک	ولادت باسعادت امام حسین علیہ السلام ہو (مصباح طوسی)۔
۴	بد	نحس اکبر ہے (تقویم المحسنین)
۵	بد	نحس اصغر ہے (بحار)
۶	نیک	
۷	نیک	
۸	نیک	
۹	نیک	
۱۰	نیک	
۱۱	نیک	
۱۲	نیک	
۱۳	بد	نحس اصغر ہے (بحار)
۱۴	بد	نحس اکبر ہے (تقویم المحسنین)
۱۵	نیک	ولادت باسعادت امام عصر ہو شب بھی بہترین شب ہے (بحار)
۱۶	بد	نحس اصغر ہے۔
۱۷	نیک	
۱۸	نیک	
۱۹	نیک	
۲۰	بد	نحس اکبر ہے (تقویم المحسنین)
۲۱	بد	نحس اصغر ہے (بحار)
۲۲	نیک	
۲۳	نیک	
۲۴	بد	نحس اصغر ہے (بحار)
۲۵	بد	نحس اصغر ہے 〃
۲۶	بد	نحس اکبر ہے (تقویم المحسنین)
۲۷	نیک	
۲۸	نیک	
۲۹	نیک	
۳۰	نیک	
نحس اصغر تاریخین		۵-۱۳-۱۶-۲۱-۲۴-۲۵-
نحس اکبر تاریخین		۴-۱۴-۲۰-۲۶-

ضمیمہ حواشی

تحفۃ العوام مقبول جدید

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سیّد علی حسینی سیستانی نجفِ اشرف عراق

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سیّد محمد سعید الحکیم نجفِ اشرف عراق

مرتبہ:

عالیجناب مولانا سیّد زوّار حسین ہمدانی (تلہ گنگ) فاضلِ عراق

ناشر:

افتخار بکڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ، لاہور

جملہ حقوق محفوظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ

تحفۃ العوام مقبول جدید مع اضافہ

مؤلفہ و مرتبہ

عالیجناب تقدس مآب مولانا السید منظور حسین نقوی پیشنماز مسجد نبی پور د مظفر گڑھ،

مطابق فتاوی مجتہدین اعلام

- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ الوارف
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید روح اللہ الموسوی الخمینی اعلی اللہ مقامہ
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السید ابوالقاسم الخوئی اعلی اللہ مقامہٗ۔
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید الحکیم مدظلہ نجف اشرف عراق
- مُصدقہ:۔ عالیجناب سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد اعلی اللہ مقامہٗ۔
- مُصدقہ:۔ عالیجناب مولانا سید محمد جعفر شہید سابق پیشنماز مسجد صاحب الزمانؑ لاہور

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ، اسلام پورہ، لاہور

esented by www.ziaraat.com

تاریخ	ماہ رجب	تاریخ	ماہ شعبان
۱	نیک۔ ولادت امام محمد باقر علیہ السلام	۱	نیک
۲	نیک۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس۔ شہادت امام علی نقی ع	۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام
۴	نیک۔ مگر بد ہے سفر کو، تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو
۵	نیک۔ ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک۔ مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقی ع	۱۰	نیک
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نیک
۱۲	نحس اکبر	۱۲	نیک
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نحس اکبر
۱۵	عمل ام داؤد و شہادت امام جعفر صادق ع	۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامر ع
۱۶	نحس۔ مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک روز مرگ معاویہ	۲۲	نیک
۲۳	روزِ غم کہ امام حسنؑ زخمی ہوئے	۲۳	نیک
۲۴	نیک۔ روز فتح خیبر	۲۴	نحس
۲۵	نحس۔ شہادت امام موسیٰ کاظم ع	۲۵	نحس
۲۶	نیک۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نحس اکبر
۲۷	نیک۔ عید بعثت و شب معراج	۲۷	نیک
۲۸	نحس حضرت امام حسینؑ کی مدینہ سے روانگی	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

تحفۃ العوام

مصدّقہ مقبول جدید

مؤلفہ

مولانا السیّد منظور حسین نقوی اعلیٰ اللہ مقامہٗ

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

لا تعجل في الامر فان الله قاضي الحاجات يقضي حاجتك بغير تعب ۔

تاریخ	ماہ رجب	تاریخ	ماہ شعبان
۱	نیک ۔ ولادت امام محمد باقر علیہ السلام	۱	نیک ولادت بی بی زینب سلام اللہ علیہا
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس ۔ شہادت امام علی نقی ع	۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام
۴	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو ۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو ۔ ولادت حضرت عباس علمدار
۵	نیک ۔ ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک ولادت حضرت علی اصغر علیہ السلام
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقی ع	۱۰	نیک
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نیک
۱۲	نحس اکبر	۱۲	نیک
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نحس اکبر
۱۵	عمل ام داؤد شہادت امام جعفر صادق ع	۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامر ع
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک روز مرگ معاویہ لعنہ	۲۲	نیک
۲۳	روز غم کہ امام حسن ع زخمی ہوئے	۲۳	نیک
۲۴	نیک ۔ روز فتح خیبر	۲۴	نحس
۲۵	نحس ۔ شہادت امام موسیٰ کاظم ع	۲۵	نحس
۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نحس اکبر
۲۷	نیک ۔ عید بعثت و شب معراج	۲۷	نیک
۲۸	نحس ۔ حضرت امام حسین ع کی مدینہ سے روانگی	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

مصباح المتهجد

تأليف

شيخ الطائفة ابي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدة

"المتوفى ٤٦٠ هـ"

صححه وأشرف على طباعته

فضيلة الشيخ حسين الأعلمي

مؤسسة الأعلمي
بيروت

وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَفُكَّ عَنِّي كُلَّ حَلْقَةٍ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ يُؤْذِينِي وَتَفْتَحَ لِي كُلَّ بَابٍ وَتُلَيِّنَ لِي كُلَّ صَعْبٍ وَتُسَهِّلَ لِي كُلَّ عَسِيرٍ وَتُخْرِسَ عَنِّي كُلَّ نَاطِقٍ بِشَرٍّ وَتَكُفَّ عَنِّي كُلَّ بَاغٍ وَتَكْبِتَ عَنِّي كُلَّ عَدُوٍّ لِي وَحَاسِدٍ وَتَمْنَعَ مِنِّي كُلَّ ظَالِمٍ وَتَكْفِيَنِي كُلَّ عَائِقٍ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَاجَتِي وَيُحَاوِلُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ طَاعَتِكَ وَيُثَبِّطَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ، يَا مَنْ أَلْجَمَ الجِنَّ المُتَمَرِّدِينَ وَقَهَرَ عُتَاةَ الشَّيَاطِينِ وَأَذَلَّ رِقَابَ المُتَجَبِّرِينَ وَرَدَّ المُتَسَلِّطِينَ عَنِ المُسْتَضْعَفِينَ، أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ عَلَىٰ مَا تَشَاءُ وَتَسْهِيلِكَ لِمَا تَشَاءُ كَيْفَ تَشَاءُ أَنْ تَجْعَلَ قَضَاءَ حَاجَتِي فِيمَا تَشَاءُ.

ثمّ اسجد على الأرض وعفّر خدّيك، وقل: **اَللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ فَارْحَمْ ذُلِّي وَفَاقَتِي وَاجْتِهَادِي وَتَضَرُّعِي وَمَسْكَنَتِي وَفَقْرِي إِلَيْكَ يَا رَبِّ**. واجتهد أن تسحّ عيناك ولو بقدر رأس الذّبابة دموعاً فإنّ ذلك علامة الإجابة.

وفي اليوم الثّامن عشر كانت وفاة إبراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وآله، وفي اليوم الثّاني والعشرين منه كانت وفاة معاوية بن أبي سفيان، وفي اليوم الحادي والعشرين كانت وفاة الطّاهرة فاطمة عليها السلام في قول ابن عيّاش، وفي الثّالث والعشرين طُعِنَ الحسن بن عليّ عليه السلام، وفي الرّابع والعشرين كان فتح خيبر على يد أمير المؤمنين عليه السلام بقلعة باب القموص وقتل مرحب، وفي الخامس والعشرين كانت وفاة أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام، ورُوي أنّ من صامه كان كفّارة مائتي سنة، وفي اليوم السّادس والعشرين كانت وفاة أبي طالب رحمة الله عليه على قول ابن عيّاش.

ليلة المبعث وهي ليلة سبعة وعشرين من رجب: روى صالح بن عقبة عن أبي الحسن عليه السلام أنّه قال: صلّ ليلة سبع وعشرين من رجب أيّ وقت شئت من اللّيل اثنتي عشرة ركعة تقرأ في كلّ ركعة **الحَمْد**، والمعوّذتين، و**قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ** أربع مرّات. فإذا فرغت قلت وأنت في مكانك أربع مرّات: **لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَالحَمْدُ للهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ**. ثمّ ادعُ من بعد بما شئت.

مُصنفات الشيخ المفيد

(المتوفى ٤١٣ هـ)

٢٧

1000th ANNIVERSARY
INTERNATIONAL CONGERESS
OF (SHEIKH MOFEED)

مسار الشيعة

في مختصر تواريخ الشريعة

المؤتمر العالمي بمناسبة الذكرى الألفية لوفاة الشيخ المفيد

وفي اليوم الثاني والعشرين[١] منه ولد أمير المومنين [علي بن أبي طالب عليه أفضل الصلاة والسلام بمكة في البيت الحرام][٢] سنة ثلاثين من عام الفيل [وهو يوم مسره لأهل الايمان][٣].

وفي اليوم الثاني والعشرين[٤] منه سنة (٦٠) ستين من الهجرة كان هلاك معاوية بن أبي سفيان، وسنّه يومئذ ثمان وسبعون سنة ،وهو يوم مسرة للمؤمنين[٥] ، وحزن لأهل الكفر والطغيان.

وفي اليوم الخامس والعشرين منه سنة ثلاث[٦] وثمانين ومئة من الهجرة[٧] كانت وفاة سيدنا أبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام قتيلا في حبس السندي بن شاهك [وله عليه السلام][٨] يومئذ خمس وخمسون سنة، وهو يوم يتجدد فيه أحزان آل محمد عليهم السلام.

وفي اليوم السابع والعشرين منه كان مبعث النبي صلّى الله عليه وآله،

---

(١) كذا في اكثر النسخ.

أقول: المتفق عليه عند أهل السيّر انّه ولد في اليوم الثالث عشر.

(٢) زاد في «ب وج» وكان ميلاده في جوف الكعبة في بيت الله الحرام.

(٣) ما بين المعقوفين ليس في «ب وج».

(٤) في «ب و ج» الثاني عشر. وفيهما مقدم ذكر هذا اليوم على يوم النصف فلاحظ.

(٥) في «ب و ج» لأهل الايمان.

(٦) في «ب و ج» ثمان.

(٧) وبه قال ابن أبي الثلج في تاريخ الأئمة: ١١، والشيخ الصدوق في عيون الاخبار ١: ١٠٤ الحديث ٧.

وقال المصنف قدس سره في كتاب الانساب من المقنعة: ٧٣ «لست بقين من رجب».

(٨) في «ب وج» متولي الشرطة للرشيد، وسنّه.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (القرآن)

کتاب مستطاب

اصلاح الرسوم الظاہرہ

بکلام

العترۃ الطاہرہ

SIBTAIN.COM

تصنیف وتالیف

صدر المحققین حضرت آیۃ اللہ علامہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ السبطین 296/9 بی سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

آٹھواں باب

اُن غلط رسوم کا بیان جو مختلف موضوعات سے متعلق ہیں

جب بفضلہٖ تعالےٰ سابقہ ابواب میں تقریباً ان تمام غلط رسموں کا تذکرہ کیا جا چکا ہے جو خاص خاص موضوعات سے متعلق تھیں۔ تو اب ذیل میں ان بدعات اور غلط رسومات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو معاشرہ کے مختلف گوشوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق ہیں اور جنہیں عامۃ الناس ایک شرعی فریضہ کی طرح اہمیت دیتے ہیں اور پھر بڑے اہتمام سے بجالاتے ہیں۔

(۱) ۲۲ رجب کے کونڈے

منجملہ ان غلط رسوم کے ایک ۲۲ رجب کے کونڈے بھی ہیں یہ رسم پہلے پہل ہندوستان سے نکلی اور پھر رفتہ رفتہ مختلف ممالک میں پھیل گئی اور روز بروز پھیل رہی ہے مرزا صاحب نے اپنے انٹرویو میں تسلیم کیا ہے کہ وہ اس کی ایجاد کے عینی گواہ ہیں کہ ان کے سامنے لکھنؤ میں ایجاد ہوئی۔

اگر کسی دشمن خدا و مصطفیٰ و آل عبا کی ہلاکت پر خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یا کسی امام عالی مقام کی بارگاہ میں ہدیۂ ثواب بخش کرتے ہوئے کچھ حلوہ پوری پکا لیا جائے یا کھا لیا جائے یا اہل ایمان کو کھلا دیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ بلکہ کسی اعتبار سے اسکی بجاآوری اچھا کام ہے۔ مگر اس عمل کے لیے جو خصوصیات وضع کی گئی ہیں یا جو شرائط مقرر کی گئی ہیں مثلاً تاریخ

۴۔اور جب ہی ہو، مٹھائی کی مقدار متعین ہو۔
مثلاً (سوا سیر شکر، سوا سیر گھی) پھر اسے خاص طریقہ پر پکایا جائے خاص خاص آدمیوں کو بلا کر کھلائی جائے، اسے مکان سے باہر نہ لے جایا جائے اور جب کونڈے تیار ہو جائیں تو ان پر کسی فرضی لکڑ ہارے کا بے سروپا۔ اور بالکل بے بنیاد قصہ بلکہ افسانہ ضرور پڑھا جائے یہ التزام ہرگز جائز نہیں ہے۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان خصوصیات اور ان شرائط نے ان... کونڈوں کو ناجائز بنا دیا ہے اور انہیں تشریع محرم کے زمرہ میں داخل کر دیا ہے۔ نیز اس طمع ولالچ نے بھی خلوص کا جنازہ نکال دیا ہے کہ ہر کونڈے پکانے والے کو لکڑ ہارے کے من گھڑت، قصے میں بیان کردہ واقعہ کی طرح کسی دفینہ یا خزینہ کے ملنے کی تمنا وآرزو ہوتی ہے یعنی بالعموم یہ کام قربۃً الی اللہ انجام نہیں دیا جاتا۔ بلکہ قربۃً الی الدنیا کیا جاتا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔

ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا ومالہ فی الاٰخرۃ من نصیب ۝

"جو شخص دنیا چاہتا ہے تو ہم اسے عطا کر دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے"

جس طرح پہلے کئی بار اس بات کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ ہر وہ عمل، ہر وہ وظیفہ اور ہر وہ عبادت جو سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام سے بطریق معتبر ہم تک نہ پہنچے۔ یا جو شرائط وخصوصیات شرعی طور پر ثابت نہ ہوں ــــ ان کو اپنی طرف سے ہرگز وضع نہیں

کیا جائے گا۔ ورنہ وہ عمل بدعت بن جائیگا۔ یا تشریع محرم کے زمرہ میں داخل ہو جائے گا۔

بنا بریں اس خاص عمل کے اس خاص طریقہ پر بجالانے سے اہلِ ایمان کو اجتناب لازم ہے۔ ہاں جب یہ شرائط اور خصوصیات ختم کر دی جائیں تو ند کورہ الصدر نیت سے اس کھانے کے پکانے اور اس کے کھانے کھلانے میں بظاہر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

قل ھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون،

(۲) نیاز بی بی پاک

اس نیاز کی حقیقت بھی ۲۲ رجب کے کونڈوں سے اور لکڑہارے کے فرضی قصے سے قطعاً مختلف نہیں ہے۔ یہاں بھی مخصوص طریقہ پر کچھ نیاز تیار کی جاتی ہے۔ پھر اس پر ایک خود ساختہ معجزہ پڑھا جاتا ہے اور پھر وہ نیاز صرف مستورات کو کھلائی جاتی ہے۔ کوئی مرد یہ نیاز نہیں کھا سکتا کیونکہ وہ بی بی پاکؑ کی طرف منسوب ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جو خاندان زمانۂ جاہلیت کی غلط رسوم کے مٹانے اور حقائق و معارف اسلام پھیلانے کے لیے آیا تھا۔ آج انہی کے نام پر رسوم جاہلیت کا احیار کیا جا رہا ہے؟ اور جن کے ذواتِ مقدسہ کے مستند معجزات سے بڑی بڑی ضخیم کتابیں چھلک رہی ہیں۔

ان سب کو نظر انداز کر کے خود ساختہ اور بے بنیاد معجزے بیان کر کے اس خاندان کی عظمت و جلالت کو اجاگر کرنے کی بجائے الٹا ان کی جلالت کو بٹہ لگایا جائے۔ اور لوگوں کو ان کے واقعی معجزات و کرامات پر

إقبال الأعمال

تأليف

العالم العامل العابد الزاهد رضي الدين أبي القاسم
علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن طاووس
الحسني الحسيني المتوفى ٦٦٤ هـ

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

بالحقّ نبيّاً إنّ من يحبّني ويحبّ الله فَصَلى بهذه الصلاة وإن كان يعجز عن القيام فيصلّي قاعداً فإنّ الله يباهي به ملائكته ويقول إنّي قد غفرت له.

فصل: فيما نذكره من فضل صوم أحد وعشرين يوماً من رجب روينا ذلك بإسنادنا إلى أبي جعفر بن بابويه رضوان الله عليه في كتاب ثواب الأعمال وأماليه بإسناده إلى النبيّ ﷺ قال: ومن صام من رجب أحد وعشرين يوماً شفّعه الله يوم القيامة في مثل ربيعة ومُضَر كلّهم من أهل الخطايا والذّنوب.

فصل: فيما نذكره من عمل الليلة الثانية والعشرين من رجب وجدناه في كتب فتح الأبواب إلى دار الثواب مرويّاً عن النبي ﷺ قال: ومن صلّى الليلة الثانية والعشرين من رجب ثماني ركعات بالحمد مرّة وقُل يا أيّها الكافرون سبع مرات فإذا فرغ من الصلاة صلّى على النبيّ ﷺ عشر مرّات واستغفر الله عزّ وجلّ عشر مرّات فإذا فعل ذلك لم يخرج من الدّنيا حتّى يرى مكانه من الجنّة ويكون موته على الإسلام ويكون له أجر سبعين نبيّاً.

فصل: فيما نذكره من فضل صوم اثنين وعشرين يوماً من رجب روينا ذلك بإسنادنا إلى أبي جعفر بن بابويه رضوان الله عليه في كتاب ثواب الأعمال وأماليه بإسناده إلى النبيّ ﷺ قال: ومن صام من رجب اثنين وعشرين يوماً نادى منادٍ من السماء أبشر يا وليّ الله من الله بالكرامة العظيمة ومرافقة الّذين أنعم الله عليهم من النبيّين والصدّيقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقاً.

فصل: فيما نذكره من فضيلة اليوم الثاني والعشرين من رجب وتأكيد صيامه روينا ذلك بإسنادنا إلى شيخنا المفيد محمّد بن محمّد بن النعمان في كتاب حدائق الرّياض فقال عند ذكر رجب ما هذا لفظه: اليوم الثاني والعشرون منه سنة ستّين من الهجرة أهلك الله أحد فراعنة هذه الأمّة معاوية بن أبي سفيان عليه اللعنة فيستحبّ صيامه شكراً لله على هلاكه.

فصل: فيما نذكره من عمل الليلة الثالثة والعشرين من رجب وجدناه في مناهل الجود الدّالّة على مالك الوجود مرويّاً عن النبيّ ﷺ فقال: ومن صلّى في الليلة الثالثة والعشرين من رجب ركعتين بالحمد مرّة وسورة والضحى خمس مرّات أعطاه الله بكلّ حرف وبكلّ كافر وكافرة درجة في الجنّة وأعطاه الله ثواب سبعين حجّة

زاد المعاد

تأليف

العلامة شيخ الإسلام

محمد باقر بن محمد تقي المجلسي

المتوفى سنة ١١١١ هـ

ويليه

كتاب مفتاح الجنان

تعريب وتعليق

علاء الدين الأعلمي

منشورات

مؤسسة الأعلمي للمطبوعات

بيروت - لبنان

وفي رواية أن السيدة فاطمة الزهراء عليها السلام انتقلت إلى عالم القدس في الواحد والعشرين من شهر رجب، ويستحب البكاء والتعزية على تلك المظلومة فلذة كبد النبي الأقدس محمد صلى الله عليه وآله، وتستحب زيارتها على الأحوط بالنحو الذي سوف يُذكر فيما بعد إن شاء الله تعالى. وقال الشيخ المفيد (ره): إن معاوية انتقل من دار الفناء إلى دار البقاء في الثاني والعشرين من هذا الشهر ويستحب صيام هذا اليوم شكراً لله على هذه النعمة. وفي الثالث والعشرين من هذا الشهر طعن الخوارجُ الإمام المجتبى بخنجر غدرهم المسموم، ويناسب ذلك زيارة الإمام المجتبى في هذا اليوم.

وفي اليوم الرابع والعشرين من هذا الشهر تمّ فتح خيبر على اليد الإعجازية للإمام علي بن أبي طالب عليه السلام وقتل مرحب اليهودي على يديه المباركتين، وقيل إنه يسوغ صيام هذا اليوم شكراً لله على هذه النعمة. وذكر الشيخ (ره) أن استشهاد الإمام الكاظم عليه السلام كانت في الخامس والعشرين من هذا الشهر. أما الأحاديث في فضيلة هذا اليوم وثواب صيامه فكثيرة. وهناك رواية عن ابن بابويه وغيره: أن رسول الله صلى الله عليه وآله بُعث في الخامس والعشرين من شهر رجب، وهذا مخالف للمشهور والأحاديث الكثيرة التي ستُذكر بعد ذلك.

أما فضيلة صيامه فلا شك فيها كما ورد عن الإمام أمير المؤمنين من أن صيامه كفّارة عن ذنوب مئتي سنة. وبسندٍ معتبر عن الإمام الرضا عليه السلام روي أنه من صام يوم الخامس والعشرين من رجب، جعل الله صيامه كفّارة ذنوب سبعين سنة. وأيضاً: روي عنه عليه السلام أنه من صام السادس والعشرين من رجب جعله الله له كفارة ذنوب ثمانين سنة[(١)].

أما اليوم السابع والعشرون فهو من الأعياد العظيمة ويوم بُعث رسول الله صلى الله عليه وآله للرسالة وهبط عليه جبرئيل. وليلته كذلك مباركة. وروي بأسانيد معتبرة عن الإمام الجواد عليه السلام أن في رجب ليلة هي خير للناس مما طلعت عليه الشمس، وهي ليلة السابع والعشرين من هذا الشهر منه نبيء رسول الله صلى الله عليه وآله

(١) إقبال الأعمال: ص١٧٦.